بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قربانی کے فضائل واحکام

مفتی سید محمد ریحان حسین شاہ الہاشمی نعیمی چشتی قادری

# قربانی کے فضائل

# و

# احکام

خادمِ دینِ مصطفیٰ مفتی سید محمد ریحان حسین شاہ الہاشمی نعیمی چشتی قادری

برائے رابطہ: 03462196158

# انتساب

میں اپنی اس حقیر سی علمی کاوش کو اپنی والدہ ماجدہ نور اللہ مرقدہا کے نام منسوب کرتا ہوں، جن کی دعاوں سے میں دین کی خدمت کے قابل بنا۔ اور جب کبھی میرے قدم ڈگمگانے لگے تو والدہ ماجدہ کی دعاوں نے ثابت قدم رکھا:۔

## عاجزانہ گزارش

محترم قارئین کرام: اس مختصر رسالہ میں تمام مسائل کا احاطہ کرنا مقصد نہیں تھا۔اور نہ ہی ایسا ممکن ہے کہ کسی موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے اس کے تمام مسائل کا احاطہ کیا جا سکے، کیونکہ بعض دفعہ ایسے مسائل پیش آجاتے ہیں کہ جن کا ذکر صراحت کے ساتھ کتب فقہ اور علمائے کرام کے فتاوی میں نہیں ملتا، تو مسئلہ کی نوعیت کو دیکھ کر اس کا حل نکالنا پڑتا ہے تاہم کوشش کی گئی ہے کہ قربانی کے حوالے سے اکثر پیش آمدہ مسائل کو درج کیا جائے، اگر کوئی مسئلہ اس رسالہ میں درج کیئے جانے سے رہ گیا ہو تو مستند علمائے کرام سے دریافت کیا جا سکتا ہے،

خادمِ دینِ مصطفیٰ مفتی سید محمد ریحان حسین
شاہ الہاشمی نعیمی چشتی قادری
03462196158

ملنے کا پتہ

جامع مسجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
وارڈ نمبر ۱۹ شمس کالونی کلیانہ موڑ گوجرخان 03367166714
جامع مسجد قادریہ حسینیہ وارڈ نمبر ۱۹ گوجرخان 03215523318
محمد شیراز انجم صابری، 03015359341

# فہرست

# قربانی کے فضائل

قربانی کے فضائل سے متعلق احادیث کو باقاعدہ احادیث سے ماخوذ عنوان کے تحت درج کیا جارہا ہے.

## عیدالاضحیٰ کے دن اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ اللہ کو کوئی عمل محبوب نہیں. اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، اور کھروں کے ساتھ آئے گا. اور قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے پاس پہنچ جاتا ھے، سو تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو. (مستدرک، ج۴، ۷۵۳۳)

## ہر قطرہ خون کے بدلہ میں گزشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے فاطمہ، اپنی قربانی کے جانور کی نگہبانی کرو، اور اسکے پاس موجود رہو، کیونکہ اس کے ہر خون کے قطرہ کے بدلہ میں تمہارے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ اجر صرف اہل بیت کے لیئے خاص ہے یا ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیئے بھی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بلکہ تمام مسلمانوں کے لیئے بھی ہے (مسند بزاز، ۵۹۳۴)

## عیدالاضحیٰ کے دن پسندیدہ روپیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیدالاضحیٰ کے دن اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روپیہ وہ ہے جو قربانی کے لیئے خرچ کیا جائے. (معجم، ۱۰۸۹۴)

## خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ مغفرت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ، اپنی قربانی کے پاس موجود رہو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی تمہارے ہر کیئے ہوئے گناہ کی مغفرت کردی جائے گی.

اورتم یہ دعا کرو،ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ و بذلک امرت و انا اول المسلمین،

حضرت عمران نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ یہ فضیلت آپ اور آپ کے اہل بیت کے لیئے خاص ہے یا تمام مسلمانوں کے لیئے بھی ہے؟ آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لیئے بھی ہے.(مستدرک، ج۴،۷۵۲۴)

## حضرت ابراھیم علیہ السلام کے سنت

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے، مسلمانوں نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراھیم کی سنت ہیں، مسلمانون نے پھر پوچھا، کہ ان میں ہمارے لیئے کیا اجر ہے؟ تو آپ نے فرمایا اس کے خون کے ہر قطرہ کے بدلہ میں ایک نیکی ہے.(ابن ماجہ، ۳۱۲۷)

## پل صراط پر سواریاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنی قربانیوں کے لیئے عمدہ جانور تلاش کرو کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہونگے.(کنز العمال، ۱۲۱۷۷)

## قربانی کا ثبوت

بعض لوگ اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کی بنا پر عید الاضحیٰ کے دن لاکھوں جانوروں کی قربانی دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ لاکھوں جانور ضائع ہو گئے، اور بے حساب روپیہ جوان جانوروں پر لگایا گیا وہ بھی برباد ہو گیا. اگر وہ پیسہ قربانی پر خرچ کرنے کے بجائے فلاحی کاموں میں خرچ کیا جاتا تو ملک ترقی کرتا، اور جانور بھی ضائع ہونے سے بچ جاتے.

ان منکرین قربانی اور باطل خیال لوگوں کی اصلاح کے لیئے یہاں قربانی کا ثبوت درج کیا جارہا ہے.

# قربانی کا حکم قرآن مجید سے

اللہ تعالی کا فرمان ہے،فصل لربک والنحر۔نماز پڑھا اپنے رب کے لیئے اور قربانی کر(الکوثر،۲)

لفظ نحر کا استعمال متعدد معانی میں ہوتا ہے.لیکن جمہور مفسرین کرام نے اس آیت میں نحر سے مراد قربانی لی ہے.

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں،فصل لربک والنحر، میں نماز اور قربانی پر ابھارا گیا ہے اور ان دونوں کو ادا کرنا ضروری ہے اور یہ دونوں ہر دین اور ملت میں واجب رہی ہیں:(مفردات فی غریب القرآن،۴۸۵)

امام بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں،محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ لوگ (مشرکین مکہ) غیر اللہ کے لیئے نماز پڑھتے تھے اور غیر اللہ کے لیئے قربانی کرتے تھے،سو اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو اللہ کے لیئے نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا.

اور حضرت عکرمہ،عطا،قتادہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں،فصل لربک صلاۃ العید یوم النحر والنحر نسکک،(ترجمہ)اپنے رب کے لیئے عید کے دن نماز پڑھو اور قربانی کرو.

اور سعید بن جبیر اور مجاھد فرماتے ہیں،فصل صلوات المفروضۃ بجمع والنحر البدن بمنی،(ترجمہ) فرض نمازیں با جماعت پڑھو اور قربانی والے جانور کی منی میں قربانی کرو.(تفسیر معالم التنزیل،ج۴،ص۵۳۴)

# قربانی کا ثبوت احادیث مبارکہ سے

احادیث مبارکہ میں قربانی کے ثبوت پر بکثرت دلائل موجود ہیں چند احادیث مبارکہ درج کی جا رہی ہیں.

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نحر کے دن عید کی نماز پڑھائی،جب نماز اور خطبہ سے فارغ ہو گئے تو ایک مینڈھے کی قربانی کی،اور خود مینڈھے کو ذبح کیا،اور کہا،بسم اللہ

واللہ اکبر اللھم ھذا عنی و عن من لم یضح من امتی.(ترجمہ)اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اوراللہ سب سے بڑا ہے.اے ہمارے اللہ یہ قربانی میری طرف سے اور میرے اس امتی کی طرف سے جو قربانی نہیں کرسکا.(مستدرک،ج۴،۷۵۵۳)

(۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس مال(بقدر نصاب)ہو وہ پھر بھی قربانی نہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے اور ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جو شخص قربانی ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے (مستدرک،ج۴،۷۵۶۵)

(۳)حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی،یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟آپ نے فرمایا،یہ تمہارے باپ ابراھیم کی سنت ہیں.(ابن ماجہ،۳۱۲۷)

(۴)حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ پورے دس سال مدینہ میں قیام فرمارہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے:(جامع ترمذی،۱۵۰۷)

قارئینِ کرام:ان احادیث سے ظاہر ہے کہ قربانی سنت ابراھیمی بھی ہے اور سنت محمدی ﷺ بھی،اور اس مقام پر سنت بمعنی طریقہِ جاریہ کے ہے،یعنی حضرت ابراھیم سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک اس پر عمل جاری رہا،اور رسول اللہ ﷺ کے عہد پاک سے لے کر آج تک مسلمانوں میں اس پر عمل جاری ہے۔

## منکرینِ قربانی پر وعید

جو لوگ رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں میں جاری طریقہ سے جدا ہو کر الگ رستہ اختیار کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید سنائی ہے،ارشاد فرمایا،،من یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی و نصله جھنم . و ساء ت مصیرا:(ترجمہ)جو حق واضح ہونے کے بعد رسول کے خلاف کرے اور مسلمانوں سے جدا رستہ پر چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور جہنم میں داخل کر دیں گے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے.(النساء،۱۱۵)

# کیا قربانی صرف حجاج کے لئے مشروع ہے؟

منکرینِ قربانی کہتے ہیں کہ قربانی صرف حجاج کے لیئے مشروع ہے، ہر سال ہر شہر میں قربانی کرنا سنتِ ابراہیمی ہے نہ سنتِ محمدی ﷺ۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اللہ نے قرآن پاک میں قربانی کا حکم مطلق فرمایا ہے حج کے ساتھ مقید نہیں فرمایا، فرمایا، فصل لربک و النحو، اس آیت میں حج کا ذکر نہیں، اور اللہ کے مطلق حکم کی تائید میں بہت احادیث وارد ہیں، چند احادیث درج کی جارہی ہیں

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو مدینہ میں ہمیں عید کی نماز پڑھائی، کچھ لوگوں نے جلدی سے (نماز سے پہلے) نحر کرلیا، اور یہ گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی نحر کر لیا ہوگا، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جس شخص نے آپ سے پہلے نحر کیا ہے وہ دوبارہ نحر (قربانی) کرے، اور رسول اللہ ﷺ سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے: (مسلم، ۴۹۶۸)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے مدینہ پاک میں دو مینڈھوں کی قربانی کی ہے: (سنن ابوداود، ۲۷۹۵)

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرما رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔ (جامع ترمذی، ۱۵۰۷)

ان احادیث میں مدینہ کے ذکر سے یہ معلوم ہوا کہ قربانی کا حکم صرف حجاج کے ساتھ اور مکہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ حکم ہر صاحبِ نصاب مسلمان کے لیئے اور ہر شہر میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ حج کے علاوہ قربانی نہ کرتے اور نہ صحابہ کو قربانی کا حکم فرماتے۔

# قربانی کے دنوں کی تعیین

امام شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں، قربانی ادا کرنا صرف ایامِ نحر میں جائز ہے اور ہمارے نزدیک ایامِ نحر تین دن ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایامِ نحر تین دن ہیں ان مین پہلا دن افضل ہے اور جب تیسرے دن کا سورج غروب ہوجائے تو پھر اس کے بعد قربانی جائز نہیں: (مبسوط، ج ۱۲، ص ۱۲)

ایامِ نحر، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ذوالحج کے دن ہیں

قارئینِ کرام: آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ غیر مقلدین حضرات کے نزدیک چوتھے دن یعنی ۱۳ ذوالحج کو بھی قربانی ہو سکتی ہے۔

لیکن قرآنِ کریم، حادیثِ صحیحہ، اور آثارِ صحابہ سے ثابت ہے کہ قربانی کے صرف تین دن ہیں اور چوتھے دن جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ صرف خون بہانا اور گوشت حاصل کرنا ہے، جیسا کہ عام دنوں میں جانور ذبح کر کے کھانے کے لیئے گوشت حاصل کیا جاتا ہے۔

ایامِ ثلثہ پر دلائل درج کیئے جارہے ہیں

## ایامِ ثلثہ پر دلائل قرآن سے

اللہ کا ارشاد ہے، ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام، (ترجمہ) اور وہ ایامِ معلومات میں جانورں پر بوقتِ ذبح اللہ کا نام لیں۔ (الحج، ۲۸)

آیتِ مذکور میں لفظِ ایام ذکر کیا گیا جو کہ جمع ہے، اور اس کی واحد یوم ہے، عربی گرائمر میں جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے لہذا بالیقین تین دن ثابت ہوئے، اور ایسی کوئی دلیل نہیں کہ جس سے چار دن ثابت ہوں،

امام ابوبکر بن جصاص حنفی جلیل القدر مفسر اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں؛

لما ثبت ان النحر فیما یقع علیہ اسم الایام و کان اقل ما یتناولہ اسم الایام ثلثۃ وجب ان یثبت الثلثۃ وما ذاد لم تقم علیہ الدلالۃ فلم یثبت. (ترجمہ) جب یہ ثابت ہے کہ ایامِ معلومات سے مراد ایامِ ذبح ہیں اور لفظِ ایام کی دلالت کم از کم تین پر ہے تو تین دن بالیقین ثابت ہوئے، اور تین دنوں سے زیادہ دنوں پر کوئی دلیل نہیں، لہذا وہ ثابت نہیں. (احکام القرآن، ج۳، ص۲۳۵)

## ایامِ ثلثہ پر دلائل احادیث سے

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا پہلے ہم قربانیوں کا گوشت تین دن کے

بعد نہیں کھاتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کے بعد بھی گوشت کھانے اور لے جانے کی اجازت دے دی۔ (بخاری، ۳۹۹۷)

(۲) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص بھی قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے پاس گوشت میں سے کوئی چیز نہ بچی رہے، جب دوسرا سال آیا تو ہم نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اس سال بھی پچھلے سال کی طرح کریں؟ آپ نے فرمایا تم خود کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرلو، اس سال لوگ تنگدستی میں تھے، سو میں نے ارادہ کیا کہ تم ان تنگدستوں کی مدد کرو۔ (بخاری، ۵۵۶۹)

مذکورہ احادیث مبارکہ اور ان جیسی اور بہت احادیث کہ جن میں تین دنوں کی تخصیص کی گئی ہے ان میں اس بات پر دلیل ہے کہ قربانی کے تین ایام ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تین دنوں سے زیادہ گوشت رکھنے سے منع فرمایا تھا اگر چوتھے دن بھی قربانی جائز ہوتی تو رسول اللہ ﷺ چوتھے دن کی اجازت دے دیتے۔

اگرچہ ان احادیث میں تین دنوں سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت کا حکم منسوخ ہو چکا ہے، مگر ابتداً تین دنوں کی تخصیص اس بات پر بہت واضح دلیل ہے کہ ایامِ قربانی صرف تین دن ہیں.

## ایام ثلثہ پر دلائل آثارِ صحابہ سے

**(۱)عن ابن ابی لیلی عن المنهال بن عمرو عن زر عن علی قال النحر ثلثة ایامٍ افضلها اولها،**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قربانی تین دن ہے اور ان میں افضل پہلا دن ہے۔ (محلی ابنِ حزم، ج۵، ص ۳۷۷)

ابن حزم جو کہ غیر مقلدین کے مستند عالم و امام ہیں انہوں نے اس حدیث کے دو راویوں پر اعتراض کیا ہے، ابنِ حزم ظاہری نے اس حدیث کے راوی ابنِ ابی لیلی پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ بدحافظہ تھے؛

جواب نمبر۱: ابنِ ابی لیلی عام راوی نہیں بلکہ صحاح کے راوی ہیں امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی نے

،جامع ترمذی، میں امام نسائی نے سنن نسائی میں، امام ابوداود نے سنن ابوداود میں، امام ابنِ ماجہ نے سنن ابنِ ماجہ میں، ابنِ ابی لیلی سے احادیث روایت کی ہیں۔

جواب نمبر۲: علامہ ابنِ حجر عسقلانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ زائدہ نے فرمایا، ابنِ ابی لیلی تمام اہل دنیا سے زیادہ فقیہ تھے امام عجلی نے فرمایا، ابنِ ابی لیلی فقیہ، صاحبِ سنت، بے حد سچے، اور جائز الحدیث تھے، قرآن پاک کے عالم اور لوگوں میں حسب کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے۔(تہذیب التہذیب، ج۹،ص۳۰۲)

اور اس روایت کے دوسرے راوی منہال بن عمرو پر ابنِ حزم نے یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ مجروح ہیں، اس اعتراض کا پہلا جواب یہ ہے، کہ منہال بن عمرو عام راوی نہیں، کیونکہ امام المحدثین امام بخاری صحیح بخاری میں، امام نسائی سنن نسائی میں، امام ترمذی جامع ترمذی میں، امام ابوداود سنن ابوداود میں، امام ابنِ ماجہ سنن ابنِ ماجہ میں، منہال بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں،، ابنِ معین اور نسائی نے تصریح کی ہے کہ منہال ثقہ راوی ہیں، ابوالحسن القطان نے کہا کہ جب امام عجلی اور امام ابنِ معین جیسے ائمہ منہال بن عمرو کی توثیق کر چکے ہیں تو ابنِ حزم ظاہری کی جرح کا کیا اعتبار (یعنی ابنِ حزم کا قول قابلِ قبول نہیں):۔(تہذیب التہذیب، ج۱۰،ص۳۲۰)

(حدیث نمبر۲) عن وکیع عن ابن ابی لیلی عن المنهال عن سعید بن جبیر عن ابن عباس النحر ثلثة ایام،

حضرت ابنِ عباس فرماتے ہیں، قربانی کے تین دن ہیں۔(محلی ابنِ حزم، ج۷،ص۳۷۷)

اس حدیث کی سند میں ابنِ ابی لیلی اور منہال بن عمرو دو راوی ہیں اور ان راویوں کے متعلق جو اعتراض تھے ان کے جوابات درج کیئے جاچکے ہیں۔

(حدیث نمبر۳) عن اسماعیل بن عیاش عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر الاضحی یوم النحر ویومان بعده.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، قربانی عید اور اس کے دو دن بعد ہے۔(موطا امام مالک، ص ۳۷۱)

اس حدیث کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش پر ابنِ حزم ظاہری کا یہ اعتراض ہے کہ یہ ضعیف راوی ہیں،، اس کے درج ذیل جواب ہیں،

جواب نمبر۱،، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوداود، اور امام ابنِ ماجہ کا اسماعیل بن عیاش پر اعتماد ہے جواب نمبر۲،، یعقوب بن سنان کہتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش ثقہ اور عادل راوی ہیں، اور یزید بن ہارون نے کہا، میں نے اسماعیل سے بڑھ کر کسی کو حافظہ والا نہیں پایا۔(تہذیب التہذیب، ج۴، ص ۶۱)

حدیث نمبر۴،، عن یزید بن الحباب عن معاویہ بن ابی صالح حدثنی ابو مریم سمعت ابا هريرة يقول الضحی ثلا ثة ايام.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قربانی کے تین دن ہیں (محلی ابنِ حزم، ج ۷، ص ۳۷۷)

اس حدیث میں ایک راوی معاویہ بن صالح ہیں اور ابنِ حزم کا ان پر یہ اعتراض ہے کہ وہ قوی نہیں ابن حزم کا یہ کہنا کہ وہ قوی نہیں، انتہائی جھوٹ پر مبنی ہے، کیونکہ امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداود، امام نسائی اور امام ابنِ ماجہ یہ سارے ائمہ محدثین امام معاویہ بن صالح سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

اور دوسرا جواب یہ کہ ابو طالب اور ابنِ معین نے کہا کہ معاویہ ثقہ راوی ہیں، امام عجلی نے اور امام نسائی ان کی توثیق کی ابنِ فراش نے کہا یہ صدوق ہیں، ابنِ حبان نے ان کا شمار ثقہ راویوں میں کیا، بزاز نے فرمایا، وہ ثقہ راوی ہیں۔(تہذیب التہذیب، ج ۱۰، ص ۲۰۹، ۲۱۱)

حدیث نمبر۵،، عن وكيع عن شعبة عن قتادة عن انس قال الاضحی یوم النحر و یومان بعده.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، قربانی عید اور دو دن بعد ہے۔(محلی ابن حزم، ج ۷، ص ۳۷۷)

گزشتہ روایات کی سندوں پر ابنِ حزم کے ناقص اور علمی خیانت پر مبنی اعتراضات، اور ان کے جوابات بھی درج کیئے گئے، مگر یہ حضرت انس والی حدیث کی روایت ایسی ہے کہ اس کی صحت کا اقرار خود ابنِ حزم نے بھی کیا۔

ابنِ حزم کہتے ہیں ،ولا یصح شئی من ھذا کلہ الا عن انس وحدہ،(محلی،ج۷،ص۳۷۷)

اس مسئلہ میں احادیث کی سندوں میں صرف صحیح سند حضرت انس کی ہی ہے۔

یہاں تک قربانی کے تین دن ہونے پر دلائل درج کیئے گئے،اب غیر مقلدین حضرات کے قربانی چار دن ہونے پر دلائل اور ان کا رد بیان کرتے ہیں،

## غیر مقلدین کے دلائل اور ان کی تردید

حدیث نمبر۱،عن عبید اللہ بن موسیٰ عن ابن ابی لیلی عن الحکم بن عتبۃ عن مقسم عن ابن عباس قال الایام المعلومات یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ.

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایام معلومات عید اور اس کے بعد تین ہیں۔(محلی،ج۷،ص۳۷۷)

## ابنِ حزم کی علمی خیانت

اس حدیث پاک کی سند میں ابنِ ابی لیلی راوی ہیں،اور یہ وہی ابنِ ابی لیلی ہیں جو حضرت علی اور حضرت ابنِ عباس والی احادیث کے راوی ہیں،کہ جن میں قربانی کے تین دن ہونے کا ذکر ہے،وہاں تو ابنِ حزم نے ابنِ ابی لیلی پر بد حافظہ ہونے کا اعتراض کیا تھا،لیکن اپنے موقف پر دلیل دیتے ہوئے ابن حزم نے ایسی روایت پیش کی،جس کی سند میں وہی ابن ابی لیلی راوی ہیں جن کو ابن حزم نے بد حافظہ کہا،جب ھم نے حضرت علی،حضرت ابن عباس کی روایات بطور دلیل پیش کیں تو ابن ابی لیلی بد حافظہ قرار دیئے گئے،لیکن اپنے موقف پر دلیل دیتے ہوئے مخالفین کو ابن ابی لیلی کا بد حافظہ ہونا بھول گیا،ابنِ ابی لیلی کی ثقاہت،صداقت،فقاہت،تو ھم درج کر چکے گزشتہ صفحات میں،،مگر ابن حزم ظاہری کا بد حافظہ ہونا ضرور ثابت ہو گیا،اصل گفتگو اس حدیث کی سند کے ایک راوی عبید اللہ بن موسیٰ کے متعلق ہے،حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں،امام احمد بن حنبل نے فرمایا،عبید اللہ بن موسیٰ احادیث

میں خلط (ملاوٹ) کرتا تھا، اس نے روایاتِ سوء اور احادیثِ رویہ بیان کیں، وہ صاحبِ مناکیر تھا، میں نے مکہ میں اسے دیکھا اور اعراض کرلیا، ابنِ سعد کہتے ہیں وہ تشیع کے ثبوت میں منکر احادیث روایت کرتا تھا، اس کی وجہ سے اکثر لوگوں نے اس کو ضعیف کہا، ابو مسلم بغدادی کہتے ہیں عبیداللہ بن موسیٰ متروک راویوں میں سے تھا، امام احمد نے اس کے شیعہ ہونے کی وجہ سے اسکی روایات کو چھوڑ دیا، (تہذیب التہذیب، ج۷، ص۵۱، ۵۳)

اس حدیث میں عبیداللہ بن موسیٰ ضعیف راوی کی وجہ سے ضعف ثابت ہوگیا، جب کہ حضرت ابنِ عباس والی صحیح السند روایت اس سند کے مقابل گزشتہ صفحات میں بیان کردی گئی، حدیث نمبر۲، عن سوید بن عبد العزیز عن سلیمان بن موسی عبد الرحمان بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم قال قال رسول الله ﷺ کل ایام التشریق زبح،

حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام ایامِ تشریق میں زبح ہے، (موارد الظمآن الیٰ زوائدِ ابنِ حبان، ص، ۲۴۹)

اس حدیث کے راوی سوید بن عبد العزیز کے متعلق حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں، امام احمد بن حنبل نے فرمایا، یہ سوید متروک الحدیث ہے، ابنِ معین نے کہا، یہ کچھ بھی نہیں ہے، اور مزید کہا کہ یہ ضعیف ہے اور احکامِ قربانی میں اس کی روایات جائز نہیں، امام بخاری اور ابن سعد نے کہا اس کی احادیث منکرہ ہیں، یعقوب بن سفیان نے کہا، وہ ضعیف راوی ہے، امام دارمی نے کہا یہ احادیث میں غلط بیانی سے کام لیتا تھا، امام ترمذی نے کہا، وہ کثیر الغلط تھا، امام نسائی نے کہا وہ غیر ثقہ تھا، خلال نے کہا وہ ضعیف تھا، امام بزاز نے کہا وہ بدحافظہ تھا، (تہذیب التہذیب، ج۴، ص۲۷۷)

حافظ بدرالدین محمود ابنِ عینی لکھتے ہیں، امام بزاز نے اس حدیث کو اپنی مسند میں روایت کیا اور کہا کہ ابو حسین کی جبیر بن مطعم کے ساتھ ملاقات ثابت نہیں، لہذا یہ حدیث منقطع ہے، (بنایہ علی الہدایہ، ج۴، ص۱۱۷)

علامہ ابنِ حجر لکھتے ہیں، امام احمد بن حنبل، امام ابن حبان، اور امام بزاز نے کہا یہ حدیث منقطع ہے دار قطنی نے دو مختلف سندوں سے اس کہ تخریج کی ہے اور کہا کہ دونوں احادیث ضعیف ہیں، امام بیہقی نے اس کو ایک سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا کہ منقطع ہے، (درایہ علی الھدایہ الاخیرین، ۴۴۶)

ثابت ہوا کہ غیر مقلدین کی دلیل یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔

(حدیث نمبر ۳) عن معاویہ بن یحیٰ عن الزھری عن ابن المسیب عن ابی سعید الخدری عن النبی قال ایام التشریق کلھا ذبح،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام ایام تشریق ذبح ہے، اس حدیث کی سند میں معاویہ بن یحیٰ راوی ہے، اور اس کے متعلق امام نسائی، ابنِ معین، اور علی بن مدینی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے، اور امام ابنِ ابی حاتم نے، کتاب العلل، میں بیان کیا کہ یہ حدیث اس سند کے ساتھ موضوع ہے۔ (عمدۃ القاری، ج ۲۱، ص ۱۴۸)

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں،

جوز جانی نے کہا یہ ذاھب الحدیث ہے، ابو زرعہ نے کہا وہ قوی نہیں، اس کی احادیث منکرہ ہیں ابو حاتم نے کہا، وہ ضعیف راوی ہے، ابو داود، نسائی نے کہا وہ غیر ثقہ راوی ہے، نسائی نے اسے ضعیف بھی کہا، لیس بشیء، بھی کہا، ابن، حبان نے کہا یہ اپنے وھم سے احادیث بیان کرتا تھا، ساجی نے کہا اس کی احادیث بہت ضعیف ہیں، امام بخاری نے اسے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے، زہری نے کہا کہ اس کی احادیث منکرہ ہیں اور موضوعات کے مشابہ ہیں۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱۰، ص ۲۱۹، ۲۲۰)

قارئینِ کرام: غیر مقلدین کی اپنے موقف پر پیش کردہ احادیث ضعیف اور تیسری حدیث کو تو امام ابنِ حاتم نے موضوع فرمادیا۔ لیکن ھم نے جو احادیث قربانی کے تین دن ہونے پر بطورِ دلائل پیش کیں، وہ صحت اور قوت کے لحاظ سے ان ضعیف احادیث سے بہت بڑھ کر ہیں، اور وہی قابلِ عمل ہیں، اور اہلِ حدیث غیر مقلدین کی پیش کردہ متروک العمل ہیں۔

## ابن قیم اور حافظ عبداللہ روپڑی کا انوکھا اجتہاد

غیر مقلدین اہل حدیث کے علامہ حافظ عبداللہ روپڑی اپنے امام ابنِ قیم کے حوالے سے لکھتے ہیں،،ابنِ قیم نے زادالمعاد جلد اول میں تیرھویں تاریخ کو قربانی کے جواز کی ایک وجہ یہ لکھی ہے کہ حدیث ادخار (جس حدیث میں تین دن سے زیادہ گوشت ذخیرہ کرنا منع تھا) سے تیرھویں تاریخ کو ذخیرہ کرنا ثابت ہوگیا تو تیرھویں کو قربانی کی ممانعت بھی نہ رہی۔ (فتاوی اہلحدیث، ج۲، ص۹۸)

امامِ غیر مقلدین ابنِ قیم اور ان کے مجتہد العصر حافظ عبداللہ روپڑی کی عقل اور اجتہاد پر صد ہا حیرت ہو

رہی ہے کہ حدیثِ ادخار میں تین دن سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت کے حکم کے منسوخ ہونے سے تیرھویں کو قربانی کا دن ثابت کر رہے ہیں یعنی قربانی کا چوتھا دن،،

اس طرح تو چودھویں، پندرھویں، سولھویں، حتیٰ کہ تمام سال ہی قربانی کا وقت بن جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن سے زیادہ گوشت ذخیرہ کرنے کی مطلق اجازت دی۔

## قربانی کی تعریف

مخصوص جانور کو مخصوص وقت (ایامِ قربانی) میں تقرب کی نیت سے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ (درِمختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۱۹)

## قربانی کا حکم

جو قربانی بندے کے ذمہ واجب ہے اس کو بنیتِ تقرب خلوصِ نیت کے ساتھ ذبح کر کے دنیا میں بری ء الذمہ ہونا، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وصولِ ثواب ہے۔ (در مختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۲۰)

# قربانی واجب ہونے کا سبب

قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے، جب وقت آیا تو قربانی واجب ہو جائے گی، جبکہ شرائطِ قربانی پائی جائیں قربانی کا وقت ایامِ نحر ہیں یعنی دس ذوالحج کے طلوع ہونے سے لے کر بارھویں ذوالحج کے غروبِ آفتاب تک، یہ تین دن اور دو راتیں ہیں ان کو ایامِ نحر یا ایامِ ذبح کہتے ہیں۔ اور گیارہ سے تیرہ ذوالحج کے تین دنوں کو ایامِ تشریق بھی کہتے ہیں۔ درمیان والے دو دن بارہ اور گیارہ ذوالحج ایامِ ذبح بھی ہیں ایامِ تشریق بھی، اور پہلا دن دس ذوالحج صرف یومِ ذبح ہے، اور تیرہ ذوالحج صرف یومِ تشریق ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۱۹)

مسئلہ: پہلا دن یعنی دس ذوالحج سب سے افضل ہے پھر گیارہ پھر بارہ ذوالحج۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص۲۲۲)

مسئلہ: شہر میں قربانی کرنے میں شرط یہ ہے کہ نمازِ عید کی ادائیگی ہو جائے، نماز سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی، اور دیہات میں چونکہ عید کی نماز جائز نہیں، اس لیئے فجر کے طلوع ہونے کے بعد قربانی کر سکتے ہیں لیکن دیہات میں مستحب یہ ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد قربانی کی جائے، اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد خطبہ سے پہلے قربانی کر ڈالی تو ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، (عالمگیریہ، ج۵، ص۳۶۴)

مسئلہ: اگر قربانی کا جانور دیہات میں ہو اور قربانی کرنے والا شہر میں، تو قربانی نمازِ عید کی ادائیگی سے پہلے جائز ہے، اگر قربانی کرنے والا دیہات میں ہو اور قربانی کا جانور شہر میں، تو قربانی عید کی نماز ادا کیئے جانے کے بعد کی جائے گی، اگر شہری آدمی قربانی عید کی نماز سے پہلے کرنا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو دیہات بھیج دے، دیہات اور شہر میں قربانی کا یہ فرق قربانی کے مقام کے لحاظ سے ہے، قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں، جس جگہ قربانی کا جانور ہوگا وہاں کا وقت ہی قربانی کا وقت ہوگا، (درمختار، مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۲۴)

# قربانی کا رکن

قربانی کا رکن مخصوص جانوروں میں سے کسی جانور کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے،ان مخصوص جانوروں کے سوا کسی جانور کومثلاً مرغی کو ذبح کرنا بنیتِ قربانی جائز نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار،ج۵،ص۲۲۰) ان مخصوص جانوروں کا بیان آگے آرہا ہے

# وجوب قربانی کی شرائط

اسلام،اقامت،یسار،حریت،یہ چار شرائط ہیں ان میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں،

نمبر۱،اسلام:مسلمان مرد،عورت پرواجب ہے،غیرمسلم پر نہیں۔

نمبر۲، اقامت:مقیم ہونا،مسافر پر قربانی واجب نہیں،

مسئلہ:اگر مسافر نے قربانی تو یہ قربانی نفل ہوگی،(ردالمحتار،ج۵،ص۲۱۹)

مسئلہ:حج کرنے والے مسافرین پر قربانی واجب نہیں،اگر حج کرنے والے لوگ وہاں کے مقیم ہوں مثلاً اہلِ مکہ،توچونکہ وہ مسافر نہیں لہٰذا ان پر قربانی واجب نہیں،(ردالمحتار،ج۵،ص۲۱۹)

مسئلہ: تمام وقت میں مقیم ہونا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص قربانی کے اول وقت میں مسافر تھا اور قربانی کے ایام میں ہی مقیم ہوگیا تو اس پر قربانی واجب ہے۔(عالمگیریہ،ج۵،ص۳۶۰)

نمبر۳،یسار:یعنی مالکِ نصاب ہونا،مالدار ہونا،

مسئلہ:یہاں نصاب سے مراد وہ نصاب ہے کہ جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے،وہ نصاب نہیں کہ جس پر زکوۃ واجب ہے۔(درمختار مع ردالمحتار،ج۵،ص۲۱۹)

مسئلہ:جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجتِ اصلیہ کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درہم کے برابر ہو،تو وہ مالکِ نصاب ہے اس پر قربانی واجب ہے،حاجتِ اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان،اور گھریلو سامان کہ جس کی ضرورت ہوتی ہے،سواری،خادم(نوکر)اور پہننے کے کپڑے،ان کے علاوہ جو چیزیں ہوں وہ حاجتِ اصلیہ سے زائد ہیں(عالمگیریہ،ج۵،ص۳۶۱)

اہلِ علم کے لیئے کتابیں بھی حاجتِ اصلیہ میں شامل ہیں۔(ردالمحتار مع درمختار، ج ۲، ص ۷۰)

مسئلہ: کسی شخص پر قرض ہو اور اس کے حاجاتِ اصلیہ کے سوا اموال سے قرض کی مقدار کی کٹوتی کی جائے تو نصاب باقی نہیں رہتا، اس شخص پر قربانی واجب نہیں، (عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۶۱)

مسئلہ: اگر مال یہاں موجود نہیں اور ایامِ قربانی گزرنے کے بعد وہ مال اس کو ملا تو قربانی واجب نہیں، (عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۶۱)

نمبر ۴، حریت: یعنی آزاد ہونا، غلام پر قربانی واجب نہیں کیونکہ اس کے پاس مال ہی نہیں اور جب مال ہی نہیں تو عبادتِ مالیہ اس پر واجب نہیں۔ (عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۶۰)

ان شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا لازم نہیں بلکہ جو قربانی کا وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں شرائط پائی جائیں تو قربانی واجب ہو جائے گی، مثلاً، کافر تھا، مسلمان ہو گیا، مسافر تھا، مقیم ہو گیا، غلام تھا، آزاد ہو گیا، فقیر تھا، مالکِ نصاب ہو گیا، ان مثالوں میں اگر قربانی کی شرائط پائی گئیں تو قربانی واجب ہے۔ (عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۶۰، ۳۶۱)

## قربانی کا جانور کیسے خریدنا چاہیئے

قربانی کے جانور خریدنے کے وقت منہ مانگی قیمت ادا کرنا کوئی نیکی نہیں ہے، بلکہ جانور کو اچھی طرح دیکھ بھال کر قیمت طے کر کے خریدنا چاہیے،

قربانی کے جانور کی عمر کے سلسلے میں فروخت کرنے والے کی زبان پر بھروسہ نہیں کر لینا چاہیئے، کیونکہ موجودہ دور میں تجارت میں دیانت داری نہیں رہی، اس لیئے خود بھی اندازا لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے، اگر خود اندازا نہ لگایا جا سکتا ہو تو کوئی ایسا شخص جو تجربہ رکھتا ہو جانور کی عمر کی پہچان رکھتا ہو اس کو ساتھ لے کر خریداری کی جائے، اگر ایسا بھی نہ ہو تو فروخت کرنے والے کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے جانور خرید لیا جائے کہ یہ مجبوری ہے، اور فروخت کرنے والا اگر غلط بیانی سے جھوٹ سے کام لے گا تو گناہگار ہو گا۔

## قربانی میں شریک افراد کی تعداد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گائے کی قربانی سات افراد کی طرف سے ہوسکتی ہے اور اونٹ کی قربانی بھی سات افراد کی طرف سے ہوسکتی ہے۔(سنن ابوداود، ۲۸۰۸)

مسئلہ: بھیڑ، بکری، کی قربانی ایک شخص کی طرف سے ہوسکتی ہے، اس میں شرکت جائز نہیں، اگر چہ وہ بھیڑ بکری دو بھیڑ بکریوں کے برابر ہی کیوں نہ ہو،(عالمگیریہ، ج۵، ص۳۶۷)

سات افراد سے کم گائے میں شریک ہوسکتے ہیں

گائے ،اونٹ میں سات افراد سے زیادہ لوگوں کا شریک ہونا جائز نہیں ، سات افراد سے کم مثلاً چھ، پانچ، چار، دو، تین، افراد شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ سب کا حصہ مساوی ہو،(تفہیم المسائل، ج۲، ص۲۳۶)(عالمگیریہ، ج۵، ص۳۶۷)

## قربانی کے جانوروں کی اقسام

قربانی کے جانوروں کی تین قسمیں ہیں، بکری، اونٹ، گائے۔ اوران تینوں اقسام کے جانوروں میں ان کی انواع بھی ان کے تحت داخل ہیں، نر، مادہ، خصی سب کی قربانی ہوسکتی ہے، بھیڑ اور دنبہ بکری کے تحت داخل ہے، اور بھینس گائے کے تحت داخل ہے(عالم گیریہ، ج۵، ص۳۶۷)

## قربانی کے جانوروں کی عمریں

حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک منادی نے ندا کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں۔ چھ ماہ کا دنبہ ثنی کے بدلہ میں کافی ہوتا ہے(سنن ابی داود، ۲۷۹۹)

حدیثِ پاک میں ثنی کا لفظ آیا ہے اس کا معنی ہے، دو دانت والا،،

علامہ علاوالدین حصکفی تحریر فرماتے ہیں: پانچ سال کا اونٹ، دوسالہ گائے بھینس، ایک سال کا بکرا اور بکری، ثنی کہلاتے ہیں۔(درمختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۲۶)

مسئلہ: چھ ماہ کا دنبے کا بچہ اگر ایک سال کے دنبوں میں مل جائے اور کچھ دوری سے اس کی تمیز ممکن نہ ہو (یعنی دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو) تو اس کی قربانی صحیح ہے، (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۶)

## رات کے وقت ذبح کرنے کا حکم

علامہ حصکفی حنفی لکھتے ہیں: رات کے وقت قربانی کے جانور کو ذبح کرنا مکروہِ تنزیہی ہے. غلط ذبح ہونے کے احتمال کی وجہ سے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۵)

لیکن اگر رات کو روشنی کا انتظام کر کے اچھی طرح ذبح کیا جائے تو مکروہِ تنزیہی بھی نہیں ہوگا۔

جانوروں میں عیوب، نقائص سے بری ہونے پر احادیث

(۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں، کانا کہ جس کا کانا پن ظاہر ہو، بیمار کہ جس کی بیماری ظاہر ہو، لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، اور بوڑھا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو (سنن ابو داود، ج ۲، ص ۳۱)

(۲) حضرت عتبہ بن عبد السلمی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے جس کا کان اکھاڑ لیا جائے اور اس کا سوراخ ظاہر ہو جائے، اور اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے جس کے سینگ جڑ سے اکھاڑ لیئے جائیں اور جس کی آنکھ میں روشنی نہ رہے، اور جو اس حد تک دبلا ہو کہ بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ نہ چل سکے، اور جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو (سنن ابو داود، ج ۲، ص ۳۱)

(۳) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قربانی کے جانوروں کی آنکھوں اور کانوں کو اچھی طرح سے دیکھ لیا کریں اور کانے جانور کی قربانی نہ کریں اور نہ اس کی جس کے کان کی اگلی جانب کٹی ہوئی ہو اور نہ اس کی جس کے کان کی پچھلی جانب کٹی ہوا اور نہ اس کی جس کے کان میں علامت کے طور پر سوراخ ہو اور نہ اس کی جس کا کان چرا ہو، (سنن ابو داود، ج ۲، ص ۳۲)

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے

جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے (سنن ابوداود، ج ۲، ص ۳۲)

## قربانی کے جانور کا معیار

مسئلہ: جس جانور کا سینگ پیدائشی طور پر نہ ہو یا ٹوٹا ہوا ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۸)

مسئلہ: اور اگر سینگ ہڈی کے جوڑ تک پہنچ گیا تو پھر اس کی قربانی جائز نہیں، (ایضاً)

مسئلہ: مجنون جانور اگر چر سکتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ نہیں، (ایضاً)

مسئلہ: خارش زدہ جانور اگر موٹا تازہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگر دبلا پتلا کمزور ہے تو قربانی جائز نہیں، (ایضاً)

مسئلہ: لنگڑا جانور کہ جو قربان گاہ تک نہیں چل کر جا سکتا تو اس کی قربانی جائز نہیں، (ایضاً)

مسئلہ: اگر لنگڑا جانور تین ٹانگوں کے ساتھ چلتا ہے اور چوتھی ٹانگ کو زمین پر رکھ کر سہارا لیتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے، (ایضاً)

مسئلہ: جس جانور کی بیماری ظاہر ہو اس کی قربانی جائز نہیں، (ایضاً)

مسئلہ: اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں، اور کانا جانور کہ جس کا کانا پن ظاہر ہے اس کی قربانی بھی جائز نہیں، بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے، (ایضاً)

مسئلہ: بہت لاغر اور کمزور جانور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو اسکی قربانی جائز نہیں، (ایضاً)

مسئلہ: جس جانور کی چکی، دم، کان، تہائی سے زیادہ کٹے ہوں تو قربانی جائز نہیں، اور اگر تہائی تک یا اس سے کم کٹے ہوں تو قربانی جائز ہے، (ایضاً)

مسئلہ: وہ جانور کہ جس کا پیدائشی ایک کان نہ ہو یا ایک کان پورا کٹا ہوا ہو تو قربانی جائز نہیں، (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۸)

مسئلہ: جس کا ایک کان بنسبت دوسرے کان کے چھوٹا ہو اس کی قربانی جائز ہے، (درمختار، ۵، ص ۲۲۸)

مسئلہ: جس جانور کے تھن کاٹ لیئے گئے یا تھن خشک ہو گئے، تو اس کی قربانی جائز نہیں، اور بطورِ علاج

جس کادودھ روک دیا گیا ہو،اسکی قربانی جائزنہیں،(درمختارمع ردالمحتار،ج۵،ص ۲۲۸)

مسئلہ: مجبوب جانور یعنی جس کے آلہ تناسل اور خصیے کاٹ دیئے گئے ہوں،اور اتنا بوڑھا جانور کہ جو جماع کے قابل نہیں رہا،اور وہ جانور کہ جس کو داغا گیا ہو،اور جس کا دودھ نہ اترتا ہو،ان کی قربانی جائز ہے،(عالمگیریہ،ج۵،ص ۳۶۷)

مسئلہ: بکری کا ایک تھن،گائے اور بھینس،اونٹنی میں دو تھنوں کا خشک ہو جانا،قربانی ناجائز ہونے کے لیئے کافی ہے،(درمختار،ج۵ص ۲۲۸)

مسئلہ: ناک کٹے جانور کی قربانی جائزنہیں،(درمختارمع ردالمحتار،ج۵ص ۲۲۸)

مسئلہ : جس جانور کی چکی ،دم پیدائشی طور پر نہ ہو اسکی قربانی جائز نہیں،(درمختارمع ردالمحتار،ج۵ص ۲۲۸)

مسئلہ: اگر پیدائشی طور پر چکی ،دم کی مثل چھوٹی ہو تو قربانی جائز ہے،(درمختارمع ردالمحتار،ج۵ص ۲۲۸)

مسئلہ: جلالہ جانور کی قربانی جائزنہیں،جلالہ وہ جانور ہے جو گوبر،لید وغیرہ کھائے،اور اس کے سوا نہ کھائے،اگر چارا وغیرہ اور غلاظت دونوں کو کھاتا ہے ، تو قربانی جائز ہے،(ردالمحتار،درمختار،ج۵ص ۲۲۸،۲۲۹)

مسئلہ: جلالہ اونٹ کو چالیس دن،جلالہ گائے،بھینس کو تیس دن،جلالہ بکری بکرا،وغیرہ کو دس دن بند کرنا چاہیئے تاکہ ان کا گوشت پاک ہو جائے(ردالمحتار،ج۵ص ۲۲۸،۲۲۹)

مسئلہ: جس جانور کا کان لمبائی میں چرا ہو،جس کے کان سوراخ کی طرح پھٹے ہوں،جس کے کان کا اگلا حصہ کٹ کر لٹک گیا ہو،یا جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹ کر لٹک گیا ہو ،ان کی قربانی جائز ہے(ردالمحتار،ج۵ص ۲۲۹)

مسئلہ: جس جانور کے دانت نہ ہوں،تو اگر وہ گھاس،چارا کھا سکتا چر سکتا ہے تو قربانی جائز ہے،ورنہ نہیں(عالمگیریہ،ج۵،ص ۳۶۸)

مسئلہ: خریدنے کے وقت جانور کمزور، لاغر تھا پھر بعد میں موٹا تازہ ہوگیا تو اس کی قربانی جائز ہے۔(ردالمحتار، ج۵ص۲۲۹)

مسئلہ: اگر بکری کی زبان کٹی ہوئی ہواور وہ چارا کھاسکتی ہوتو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ نہیں۔(عالمگیریہ ج۵،ص۳۶۷)

مسئلہ: گائے کی زبان کٹی ہو تو اس کی قربانی نہیں ہوسکتی (عالمگیریہ، ج۵،ص۳۶۷)

مسئلہ: بکری کی زبان نہ تو اسکی قربانی جائز ہے لیکن گائے کی زبان نہ ہوتو گائے کی قربانی جائز نہیں۔(عالمگیریہ، ج۵،ص۳۶۷)

## صاحبِ نصاب کی قربانی میں عیب پیدا ہوتو؟

مسئلہ: اگر صاحبِ نصاب شخص نے صحیح سلامت جانور خریدا اور بعد میں قربانی سے مانع عیب پیدا ہو گیا، تو اس پر اس جانور کی قربانی کی جگہ دوسرے جانور کی قربانی کرنا واجب ہو گی، اور اگر وہ شخص فقیر ہے، یعنی (صاحب، نصاب نہیں) تو اس کو وہی عیب زدہ جانور قربانی کے لیئے کفائیت کرے گا۔(درمختار مع ردالمحتار، ج۵ص۲۲۹)

مسئلہ: اور یہ فقیر یعنی غیر مالکِ نصاب کے حق میں بھی تب ہے کہ اس نے پہلے سے منت مان کر قربانی کوخود پر واجب نہ کیا ہو، اگر منت مان کر خود پر واجب کیا اور منت پوری کرنے کے لیئے جو جانور خریدا وہ خریدتے وقت بے عیب تھا، اور خریدنے کے بعد عیب پیدا ہو گیا، تو اس صورت میں فقیر پر بھی دوسرا بے عیب جانور لے کر قربانی کرنے کا حکم ہے (درمختار مع ردمحتار، ج۵ص۲۲۹)

## بوقتِ ذبح اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہوتو؟

مسئلہ: ذبح کرتے وقت قربانی کا جانور اچھلے یا کودے، اور کوئی عیب پیدا ہو جائے تو وہ عیب نقصان دہ نہیں کہ جس کی وجہ سے قربانی نہ ہو، بلکہ قربانی ہوجائے گی، اگر ذبح کے وقت جانور اچھلا اور عیب پیدا ہو گیا پھر وہ جانور بھاگ گیا اور فوراً پکڑ کر ذبح کر دیا گیا تو بھی قربانی ہو جائے گی (ردالمحتار، ج۵ص۲۲۹)

## قربانی کا جانور گم گیا یا چوری ہوگیا تو؟

مسئلہ: اگر کسی کی قربانی کا جانور گم ہوجائے یا چوری ہوجائے اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا، اور پھر پہلے والا جانور بھی مل گیا، تو صاحبِ نصاب کو اختیار ہے کہ ان دونوں میں سے جس کی چاہے قربانی کرے، اور فقیر کہ جو صاحبِ نصاب نہیں اس پر واجب ہے کہ وہ دونوں جانوروں کی قربانی کرے، (درمختار مع ردالمحتار، ج۵ ص۲۲۹)

مسئلہ: اگر صاحبِ نصاب نے پہلے والے جانور کی قربانی کی تو اگرچہ اس پہلے والے جانور کی قیمت بعد میں لیئے ہوئے جانور کی قیمت سے کم ہو کوئی حرج نہیں، اگر دوسرے جانور کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے والے جانور سے کم ہے تو دیکھا جائے گا کہ جتنی قیمت کم ہے اتنی رقم صدقہ کرنا ہوگی، اگر پہلے والے جانور کو قربان کر دیا تو اب دوسرے جانور کو صدقہ کرنا اس صاحبِ نصاب پر واجب نہ رہا۔ (ردالمحتار، ج۵ ص۲۲۹)

## قربانی کا جانور مر جائے تو؟

قربانی کا جانور مر جائے تو صاحبِ نصاب پر دوسرا جانور لے کر قربانی کرنا لازم ہے جبکہ فقیر کے ذمہ دوسرے جانور کی قربانی لازم نہیں (درمختار مع ردالمحتار، ج۵ ص۲۲۹)

## افضل قربانی

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ عالیشان ہے، افضل قربانی وہ ہے جو باعتبارِ قیمت اعلیٰ ہو خوب فربہ ہو، (مسندِ امام احمد بن حنبل، ج۵، رقم الحدیث ۱۵۴۹۴)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوبصورت، خوب موٹا، اور بڑا ہو، اور بکری یا اس کی جنس میں داخل کسی جانور کی قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا چت کبرا مینڈھا ہے (یعنی سفید اور سیاہ رنگ والا)؛ (عالمگیریہ، ج۵، ص۳۷۰)

مسئلہ: بکری کا گوشت اور قیمت اگر گائے کے ساتویں حصہ کے برابر ہو تو بکری افضل ہے، اور اگر گائے

کے ساتویں حصہ سے کم بکری کا گوشت ہو تو گائے افضل ہے، اور جب دونوں کی قیمت اور گوشت برابر ہوں تو جس کا گوشت اچھا ہے اس کی قربانی افضل ہے، اگر کسی میں گوشت کم اور کسی میں زیادہ ہے تو جس میں گوشت زیادہ ہے اس کی قربانی افضل ہے،

مینڈھا بھیڑ سے اور دنبہ دنبی سے افضل ہے جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں، بکری بکرے سے افضل ہے، اگر بکرا خصی ہو تو پھر بکرا بکری سے افضل ہے، اونٹنی اونٹ سے افضل ہے اور گائے بیل سے افضل ہے، جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں، (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵ ص ۲۲۷)

## گوشت کے متعلق احکام

مسئلہ: قربانی کے گوشت میں افضل اور مستحب یہ ہے کہ ایک تہائی گوشت فقرا، مساکین پر صدقہ کیا جائے، ایک تہائی حصہ سے اپنے احباب، دوستوں، رشتہ داروں کی ضافت کی جائے یا انہیں دیا جائے۔ اور ایک تہائی حصہ کو اپنے اہل وعیال کے لیئے رکھ لیا جائے، (ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۳۰)

مسئلہ: اور یہ بھی جائز ہے کہ کل گوشت اپنے لیئے رکھ لیا جائے، (ایضاً)

## نذر مانی ہوئی قربانی کے گوشت کا حکم

مسئلہ: اگر قربانی کے جانور کی نذر مانی ہو تو پھر اس قربانی کے گوشت کو قربانی کرنے والا نہیں کھا سکتا اور نہ اس گوشت کو اغنیاء (صاحبِ نصاب) کھا سکتے ہیں،

اور برابر ہے کہ قربانی کرنے والا صاحبِ نصاب ہے یا فقیر، کیونکہ اس کی قربانی علیٰ سبیلِ تصدق ہے (ردالمحتار، ج ۵ ص ۲۳۰)

مسئلہ: اگر اس قربانی کا گوشت کھا لیا تو جتنا گوشت کھایا ہو، اتنی قیمت صدقہ کرنا ہو گی، (ردالمحتار، ج ۵ ص ۲۳۰)

# میت کی طرف سے قربانی کے گوشت کا حکم

اگر قربانی میت کی طرف سے کی گئی تو اس کے گوشت کے تین حصہ کر کے مستحب طریقہ کے مطابق ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے لیئے رکھا جائے، ایک حصہ سے دوست احباب رشتہ داروں کی ضیافت کی جائے ان کو دیا جائے، ایک حصہ فقراء مسکین کو دیا جائے،

اگر میت کی طرف سے قربانی میت کی وصیت کے مطابق کی ہو تو اس قربانی کا تمام گوشت صدقہ کرنا لازم ہے، (ردالمحتار مع درمختار، ج ۵، ص ۲۳۶)

# کیا قربانی کا گوشت کفار کو دے سکتے ہیں؟

مسئلہ: قربانی کا گوشت ذمی کافر کو دیا سکتا ہے (عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۷۱)

مسئلہ: قربانی کا گوشت حربی کافر کو نہیں دیا جا سکتا (بہارِ شریعت، ج ۳، ح ۱۵، ص ۳۴۵)

# قربانی کی کھال، ہار، جھول کا حکم

مسئلہ: قربانی کے جانور پر جھول، ہار ڈالنا مستحب ہے، (ایسے ہی جانوروں کو خوبصورتی کے لیئے رنگ لگانا رنگین نتھ ڈالنا بھی جائز ہے) (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۷۱)

مسئلہ: قربانی کی کھال، جھول (جانور پر ڈالا جانے والا کپڑا) ہار، رسی وغیرہ کو صدقہ کر دیا جائے (عالمگیریہ، ج ۵ ص ۳۷۱)

مسئلہ: قربانی کی کھال اپنے استعمال میں لائی جا سکتی ہے مثلاً ڈول، موزے، جائے نماز، مشک، دسترخوان بنا لیئے جائیں، (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵ ص ۲۳۱)

مسئلہ: کھال اور گوشت کو ایسی چیز کے عوض فروخت کرنا کہ جس کو بعینہ کام میں لایا جا سکتا ہو، اور وہ چیز باقی رہنے والی ہو، مثلاً، کتاب، الماری وغیرہ تو جائز ہے، اور ایسی چیز جو بعینہ کام میں نہ لائی جا سکے اور باقی رہنے والی نہ ہو، مثلاً، کھانے کی چیزیں تو جائز نہیں (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵ ص ۲۳۱)

مسئلہ: کھال کو روپوں کے بدلے فروخت کرنا تاکہ ان روپوں کو صدقہ کر دیا جائے تو بھی جائز ہے (عالم گیریہ، ج ۵ ص ۳۷۱)

مسئلہ: رسی، ہار، جھول کا بھی وہی حکم ہے جو اوپر کھال کا حکم بیان ہوا۔(درمختار مع ردالمحتار ج۵، ص۲۳۱)

## قربانی کی کھال مسجد، مدرسہ قبرستان میں صرف کرنے کا حکم

گزشتہ عنوان کے تحت درج کیئے گئے مسائل سے ظاہر ہے کہ قربانی کی کھال رسی، جھول، ہار کا وہ حکم نہیں جو زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا ہے، کیونکہ ان میں تملیک شرط ہے، اور کھال وغیرہ صدقہ کرنے میں تملیک شرط نہیں، اسی لیئے مالِ زکوٰۃ اور صدقہ فطر کو مسجد اور مدرسہ یا حفاظتِ قبرستان میں صرف کرنا جائز نہیں، لہذا قربانی کی کھال رسی ہار جھول کو مسجد، مدرسہ، قبرستان کی حفاظت میں صرف کرنا جائز ہے عقیقہ کی کھال کا بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر ان چیزوں کو اپنی ذات پر خرچ کرنے کی نیت سے بیچا تو ان کا پیسہ مساجد، مدارس، قبرستان میں خرچ کرنا جائز نہیں بلکہ صدقہ کرنا واجب ہے، اور صدقہ واجبہ میں تملیک شرط ہے،

ھکذا قال الامام المفتی جلال الدین احمد الامجدی فی فتاویٰ فیض الرسول(ج۳،ص۲۳۴)

## قربانی کی کھال امام مسجد کو دینے کا جواز

علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں، (بہارِ شریعت، ج۳، ص۳۵۳)

## متولی اور مہتمم کو کھال دینے کا جواز

علامہ امجد علی اعظمی صدرالشریعہ فرماتے ہیں، متولی یا مہتمِم مدرسہ کو اگر مالدار ہو جب بھی کھال اس کو دے سکتے ہیں (فتاویٰ امجدیہ، ج۳، ص۳۲۶)

## فلاحی اداروں کو کھال دینے کا حکم

فلاحی تنظیم، ادارہ کو قربانی کی کھال دی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ کھال کی رقم کو، مساکین، بیوگان، یتیموں، طلبا ،وغیرہ کی لیئے خرچ کریں، یا پانی کی سبیل مسافرین کے لیئے بنائیں یا مسافر خانہ بنوائیں اور نیت حصولِ اجر کی ہونی چاہیئے، اگر کھال کی رقم کو کھیل کود، سیاست بازی، یا فلاحی کاموں کے نام پر کسی بھی غیر شرعی کام میں لگائیں تو ان کو کھال دینا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، **ولا تعاونو علی الاثم والعدوان**: گناہ اور برائی کے کاموں میں تعاون نہ کرو،

## کھالیں اکھٹی کرنے والوں کے کمیشن کا مسئلہ

مدارس اور مساجد کی تعمیر اور دیگر اخراجات کے لیئے کھالوں کی رقوم خرچ کرنا جائز ہے تو ایسے ہی ان کے لیئے کھالیں اکھٹی کرنا بھی جائز ہے اور جو طلبا یا تنظیموں کے ورکرز کھالیں اکھٹی کرتے ہیں ان کو اِن کھالوں کے پیسوں میں سے کمیشن یا اجرت یا بطورِ عیدی دینا جائز ہے (ماخوذ از تفہیم المسائل، ج۵، ص۲۹۷ تا ۲۹۹)

## قربانی پر سواری کرنے، اجرت پر دینے کی ممانعت

قربانی کے جانور پر سواری نہ کی جائے نہ کوئی چیز لادی جائے اور نہ ہی اجرت پر دیا جائے، اگر سامان لادنے اور اجرت پر دینے سے کوئی نقصان ہوا تو اتنی قیمت صدقہ کی جائے، (درمختار مع ردالمحتار، ج۵ ص۲۳۱)

## قربانی کی اون، بال سے نفع حاصل کرنا ذبح سے پہلے

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کی اون کاٹ کر نفع حاصل کرنا مکروہ ہے اگر ذبح سے پہلے کاٹ لی جائے، تو صدقہ کردی جائے (درمختار مع ردالمحتار، ج۵ ص۲۳۱)

## ذبح سے پہلے قربانی کا دودھ دوھنے کا حکم

قربانی (گائے، بھینس، بکری، اونٹنی) کا ذبح سے پہلے دودھ دوھنا مکروہ ہے اگر دودھ لیا تو اسے صدقہ کر دیا جائے، (درمختار مع ردالمحتار، ج۵ص۲۳۱)

## ذبح کے بعد بال کاٹنے، دودھ دوھنے کا جواز

ذبح کے بعد قربانی کے بال کاٹ کر اپنے کام میں استعمال کیئے جاسکتے ہیں اور تھنوں میں اگر دودھ ہو تو اسے بھی دوھ کر استعمال کر سکتے ہیں (عالم گیریہ، ج۵، ص۳۷۱)

## ایک شخص کا ایک سے زائد قربانیاں کرنا

اگر ایک شخص نے ایک سے زائد قربانیاں کیں تو ایک قربانی واجب ہو گی، اور باقی نفل شمار ہوں گی (ردالمحتار، ج۵ص۲۳۴)

مسئلہ: اگر مالکِ نصاب نے قربانی کی منت مانی تو اس پر دو قربانیاں واجب ہوں گی، ایک وہ قربانی جو صاحبِ نصاب ہونے کی وجہ سے واجب ہوئی، اور دوسری وہ جو منت مان کر خود پر واجب کر لی، (درمختار مع ردالمحتار، ج۹، ص۵۴۹، ۵۵۰)

## قربانی کی کوئی چیز بطورِ اجرت دینے کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانیوں کے گوشت ان کے چمڑے، جھول، سب صدقہ کر دوں، اور قصاب کو ان میں سے کچھ نہ دوں، اور فرمایا ہم قصاب کو اجرت اپنے پاس سے دیں گے (مشکوٰۃ المصابیح)

مسئلہ: قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اجرت میں نہ دی جائے (درمختار مع ردمحتار، ج۵ص۲۳۱)

## ایامِ قربانی گزر جائیں اور قربانی نہ کی ہو تو اس کے احکام،

مسئلہ: ایامِ قربانی گزر جائیں اور صاحبِ نصاب نے قربانی نہ کی ہو تو ایامِ قربانی کے گزر جانے کے

بعد قربانی نہیں ہوسکتی، اگر جانور کو معین کر رکھا ہے مثلاً منت مان کر بکری، گائے وغیرہ کی قربانی کو اپنے اوپر واجب کرلیا ہے تو وہ شخص چاہے امیر یعنی صاحب نصاب ہو یا فقیر اس کو وہ جانور صدقہ کرنا ہوگا،

مسئلہ: اگر اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو اس کا تمام گوشت صدقہ کرنا لازم ہے اور ذبح سے جانور کی قیمت میں جو کمی واقع ہوئی ہو اتنی قیمت صدقہ کرنی ہوگی، اور اس جانور کا گوشت منت ماننے والا شخص نہ کھائے، اگر کچھ گوشت کھالیا ہو، تو جتنا گوشت کھایا ہو اتنی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے

مسئلہ: اگر فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے اور ایامِ قربانی گزر گئے تو اس فقیر پر لازم ہے کہ اس جانور کو صدقہ کردے، اگر ذبح کر دیا تو اس جانور کو مذبوحہ حالت میں صدقہ کردے، اور اگر کچھ گوشت کھالیا ہو تو جتنا کھایا تھا اتنی قیمت صدقہ کرنی ہوگی،

مسئلہ: اگر صاحبِ نصاب نے قربانی کا جانور نہیں خریدا تھا اور قربانی کے دن گزر گئے تو بکری کی قیمت صدقہ کرنی ہوگی (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۵، ۲۲۶)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قربانی والے جانوروں میں سے کسی جانور کا پہلے سے مالک ہو اور اس جانور کی قربانی کی نیت کرلی، یا جانور خریدا اور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی پھر بعد میں اس کی قربانی کی نیت کر لی، تو فقیر اور مالکِ نصاب دونوں پر اس جانور کی قربانی واجب نہیں، (عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۶۰)

## قربانی کا جانور بچہ جنے تو اس کے احکام

مسئلہ: قربانی کے جانور نے ذبح سے پہلے زندہ بچہ جنا تو وہ بچہ بھی قربانی کے ساتھ ہی ذبح کیا جائے گا، (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۷)

مسئلہ: اگر اس کو بیچ دیا تو اس کی قیمت صدقہ کی جائے، (ردالمحتار، مع درمختار، ج ۵ ص ۲۲۷)

مسئلہ: اگر ایامِ قربانی گزر گئے اور اس بچے کو ذبح نہیں کیا تھا تو اس بچے کو زندہ صدقہ کرنا ہو گا، (عالمگیریہ، ج ۵ ص ۳۷۲)

مسئلہ: بچہ زندہ موجود رہا اور آنے والے سال اس بچے کو اسی سال کی قربانی میں کوئی ذبح کرنا چاہے تو ایسا

نہیں کر سکتا، بلکہ اس سال کی قربانی کے لیئے دوسرا جانور لینا ہوگا،(عالمگیریہ،ج۵ص۳۷۲)

مسئلہ: اگر بچے کو آنے والے سال کی قربانی میں ذبح کر ڈالا تو اس کو مذبوحہ حالت میں صدقہ کرنا ہو گا،اور ذبح کی وجہ سے جو قیمت میں نقصان ہوا اتنی قیمت بھی ساتھ میں صدقہ کرنی ہو گی،(عالمگیریہ،ج۵ص۳۷۲)

مسئلہ: ایامِ قربانی گزرنے کے بعد اگر بچہ ذبح کر کے کھالیا،یا ضائع ہوگیا مثلاً گم ہوگیا یا مرگیا تو اس کی جو قیمت بنتی ہو وہ صدقہ کرنی ہو گی (ردالمختار،ج۵،ص۲۲۷)

مسئلہ: قربانی کا جانور بچہ جنے تو ایامِ قربانی میں ماں اور بچہ میں سے جس کو چاہیں پہلے ذبح کر سکتے ہیں(عالمگیریہ،ج۵ص۳۷۲)

مسئلہ: جانور کے ذبح ہونے کے بعد اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو اسے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے گا وہ حلال ہوگا،اور اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو حرام ہے ماں کو ذبح کرنے سے وہ بچہ حلال نہیں ہو سکتا،(درمختار مع ردالمختار،ج۵،ص۲۱۳)

مسئلہ:قربانی کا جانور زندہ بچہ جنے تو اس کو ماں کے ساتھ ذبح کیا جائے گا اور اس بچہ کا گوشت بھی اسی ماں کے گوشت کے ساتھ ملا کر حصہ داروں میں تقسیم ہوگا،

## قربانی ذبح کرنے کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گندمی رنگ کے سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی،اور میں دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے ذبح کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی،(صحیح مسلم،۴۹۷۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن دو سرمئی رنگ کے مینڈھے ذبح کیئے،جب آپ نے انہیں قبلہ کی طرف متوجہ کیا تو یہ دعا پڑھی،

انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض علیٰ ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من

المشركين ان صلوتي و نسكي و محياى و مماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك اللهم عن محمد و امته بسم الله والله اكبر (سنن ابوداود، ۲۷۹۵)

(ترجمہ) میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے یہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ملت پر ہے جو باطل ادیان سے اعراض کرنے والے تھے، اور میں مشرکین میں سے نہیں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ ہی کے لیئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، اے اللہ یہ قربانی تیری طرف سے اور تیرے لیئے ہے، اے اللہ اسے محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے قبول فرما، اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

قربانی کو ذبح سے پہلے کھلانا پلانا چاہیئے، نہ کہ بھوکا پیاسا ذبح کرنا چاہیئے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہیں کرنا چاہیئے، چھری پہلے سے تیز کر لینی چاہیئے، نہ کہ جانور کو گرانے کے بعد۔ کیونکہ ایسا کرنے سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے، جانور کو بائیں پہلو پر لٹا کر اس کا منھ قبلہ کی جانب کرنا چاہیئے، اور اپنا دایاں پاوں اس کے پہلو پر رکھ کر جلدی سے ذبح کرنا چاہیئے اور ذبح سے پہلے اوپر مذکور حدیث پاک والی دعا پڑھنی چاہیئے، لیکن دعا میں، ،اللھم عن محمد و امته، ، کے الفاظ نہیں پڑھے جائیں گے، ذبح کے بعد یہ دعا کریں، اللھم تقبل من خليلك ابراهيم عليه السلام و حبيبك محمد:

مسئلہ: جانور کو بوقتِ ذبح قبلہ رخ نہ کرنا سنت کی مخالفت کی وجہ سے مکروہ ہے، اس فعل میں کراہت ہے لیکن مذبوحہ جانور میں کراہت نہیں، (یعنی جانور حلال ہوگا) (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۰۸)

مسئلہ: قربانی کے جانور کو قربان گاہ تک گھسیٹ کر لے جانا مکروہ ہے، (عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۵۵)

## قربانی کے جانور پر ظلم

قربانی کے جانور کو ذبح کے لیئے گرانے سے پہلے چھری تیز کر لینی چاہیئے، جیسا کہ ابھی گزرا، لیکن عام طور

پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جانور کو گرا کر پھر چھری تیز کی جاتی ہے جو کہ قربانی کے لیئے تکلیف کا سبب ہے اور قربانی پر ظلم ہے اور بار بار موت دینے کے مترادف ہے جیسا کہ حدیث پاک سے ظاہر ہے،
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے بکری کو گرایا اور ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اپنی چھری تیز کرنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا، کیا تم اسے بار بار موت دینا چاہتے ہو کیوں نہیں تم نے اِسے گرانے سے پہلے اپنی چھری کو تیز کیا؟ (مستدرک، ج۴، ۷۵۶۳)

## ذبح کرنے والا کیسا ہو

ذابح میں چند شرائط کا پایا جانا جانور کے حلال ہونے کے لیئے ضروری ہے

(۱) ذبح کرنے والا عاقل ہو یعنی مجنون نہ ہو اور نہ ہی اتنا چھوٹا بچہ کہ جو بے عقل ہو، ان کا ذبیحہ جائز نہیں، اگر چھوٹا بچہ اتنا عقل مند ہو کہ ذبح کرنا جانتا اور اس پر قدرت رکھتا ہو تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے ورنہ حرام ہوگا، (درمختار مع ردالمختار، ج۵، ص۲۰۸)

(۲) مسلم ہو یا کتابی یعنی مشرک اور مرتد نہ ہو (مثلاً، ہندو، دیگر بت پرست،) مشرک اور مرتد کا ذبیحہ حرام اور مردار ہے (درمختار مع ردالمختار، ج۵، ص۲۰۹)

(۳) کتابی کا ذبیحہ تب حلال سمجھا جائے گا جب مسلمان کے سامنے ذبح کیا ہو اور یہ بھی علم ہو کہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے، (درمختار مع ردالمختار، ج۵، ص۲۰۹)

(۴) اگر ذبح کے وقت کتابی (مثلاً عیسائی) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا اور اس بات کا مسلمانوں کو علم ہے تو جانور حرام ہے (ردالمختار، ج۵ ص۲۰۹، ۲۰۸)

(۵) اگر مسلمانوں کے سامنے ذبح نہیں کیا اور مسلمانوں کو علم نہیں کہ کتابی نے کیا پڑھ کر ذبح کیا، ایسی صورت میں بھی جانور حلال ہے، (ردالمختار مع درمختار، ج۵، ص۲۰۹)

## عورت کے ذبح کرنے کا حکم

عورت کا حکم بھی ذبح کرنے میں مردوں کی مثل ہے، یعنی عورت مسلمان یا کتابیہ ہو تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اگر عورت مشرکہ، مرتدہ ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حرام اور مردار ہے، (عالم گیریہ، ج۵، ص۳۵۴)

## گونگے شخص کے ذبح کا حکم

گونگے شخص کا ذبیحہ حلال ہے، بشرطیکہ مسلم یا کتابی ہو (عالم گیریہ، ج۵، ص۳۵۴)

## نشئی شخص کے ذبح کا حکم

حالتِ نشہ میں اگر نشئی کی عقل اتنی باقی ہو کے وہ ذبح کرنے کو سمجھتا ہے اور ذبح پر قادر بھی ہے تو اس کا ذبیحہ حلال ہے، (عالم گیریہ، ج۵، ص۳۵۲)

## قصداً بسم اللہ نہ پڑھنے کا حکم

قصداً یعنی جان بوجھ کر بسم اللہ شریف نہ پڑھی تو ذبیحہ حرام ہے (درمختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۱۰)

## بھول کر بسم اللہ نہ پڑھنے کا حکم

اگر بھول کر بسم اللہ نہ پڑھی تو ذبیحہ حلال ہے،، (درمختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۱۰)

## ذبح کے مسائل

مسئلہ: گلے میں چند رگوں کے کٹ جانے کو ذبح کہتے ہیں اور جس جانور کو ذبح کیا جائے اسے ذبیحہ اور ذبح کہتے ہیں، (درمختار، مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۰۶)

مسئلہ: ذبیحہ کی جو رگیں کاٹی جاتی ہیں وہ یہ ہیں، (۱) حلقوم: یہ وہ رگ ہے جس میں سانس کی آمد و رفت ہوتی ہے، اور پورا حلقوم، اعلیٰ، اوسط، اسفل، یعنی حلقوم کا اوپر والا حصہ، درمیانہ حصہ، اور سب سے نچلا حصہ، ذبح کی جگہ ہے، جہاں سے بھی ذبح کیا جائے جانور حلال ہو گا (درمختار مع

ردالمحتار، ج۵،ص۲۰۶)

(۲)مری؛ یہ وہ رگ ہے جوکھانے پینے کے اترنے کا رستہ ہے،(درمختار،مع ردالمحتار، ج۵،ص۲۰۷)

(۳)ودجان؛ یہ وہ رگیں ہیں جن میں خون کا دوران رہتا ہے،ودجان کوشہ رگیں بھی کہا جاتا ہے یہ حلقوم اورمری کے دائیں بائیں ہوتی ہیں (درمختار مع ردالمحتار، ج۵،ص۲۰۷)

مسئلہ: ان چاررگوں میں سے تین رگوں کے کٹ جانے سے جانور حلال ہوجائے گا کیونکہ اکثر کے لیئے کل کا حکم ہی ہوتا ہے(درمختار، مع ردمحتار، ج۵،ص۲۰۷)

مسئلہ: ذبح کرتے وقت اگر چھری حرام مغزتک پہنچ جائے، یا سر کٹ کر جدا ہوجائے تو یہ مکروہ ہے،(یعنی اس طرح ذبح کرنا مکروہ ہے ذبیحہ مکروہ نہیں، اسے کھایا جائے گا)،(قدوری،ص،۲۲۵)

## جانورٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنے، اعضا کاٹنے کی ممانعت

ہر وہ کام جس سے بلا فائدہ جانور کو تکلیف پہنچے وہ مکروہ ہے،مثلاً جانور میں ابھی زندگی کے آثار باقی ہوں اورٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اتارنی شروع کردی جائے یا دیگراعضا کاٹنے شروع کردیئے جائیں یا ذبح کے وقت سر کو کھینچنا کہ رگیں ابھر کر ظاہر ہو جائیں یا گردن توڑ دینا یا گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے،(ردالمحتار مع درمختار، ج۵،ص۲۰۸)

مسئلہ: اگر گردن کی طرف ذبح کرتے ہوئے رگوں کے کٹنے سے پہلے جانور مر جائے یا گردن کے ٹوٹنے سے جانور مرجائے تو جانور حرام ہوجائے گا۔

## بوقتِ ذبح اسمِ اللہ صفت اور بغیر صفت پڑھنا؟

بوقتِ ذبح اللہ کا اسمِ پاک اس کی کسی صفت کے ساتھ پڑھنا مثلاً، اللہ اکبر، اللہ اجل، اللہ اعظم، اللہ الرحمٰن، اللہ الرحیم،، اور بغیر کسی صفت کو ملا کر اسمِ اللہ پڑھنا مثلاً، اللہ، الرحمٰن، الرحیم، وغیرہ ان دونوں صورتوں میں جانور حلال ہوگا، اور تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ، اور تحمید یعنی الحمد للہ، اور تسبیح یعنی سبحان اللہ، کہنے سے بھی جانور حلال ہوجائے گا۔

مسئلہ: اللہ کا نام پاک اگر عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں لیا مثلاً فارسی، تو جانور تب بھی حلال ہوگا (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۵۳)

## ذبح کے وقت اللہ کا نام لینے میں دیگر مسائل

مسئلہ: ذبح کے وقت ذابح اللہ کا نام اپنی زبان سے پڑھے، اگر ذابح خاموش رہا اور اس کے سوا کسی دوسرے نے اللہ کا نام کہا، اور ذابح کو یاد بھی تھا بھولا نہیں تھا تو جانور حلال نہیں ہوگا، (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۵۳)

مسئلہ: ذبح کے وقت اللہ کا نام لینے سے ارادہ جانور پر اللہ کا نام لے کر ذبح کا ہو، اگر کسی اور کام کے لیئے اسم اللہ پڑھا اور ساتھ ہی جانور کو ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں ہوگا، (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۵۳)

مسئلہ: اگر الحمد للہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، کہا اور ارادہ جانور پر اللہ کا نام لینے کا نہیں بلکہ، الحمد للہ بطورِ شکر کے کہا، سبحان اللہ سے اللہ کی صفاتِ محدثہ سے پاکی بیان کرنے کا ارادہ کیا، لا الہ الا اللہ سے اللہ کی وحدانیت بیان کرنے کا ارادہ کیا، اللہ اکبر سے اللہ کی کبریائی بیان کرنے کا ارادہ کیا تو جانور حلال نہیں ہوگا (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۵۳)

مسئلہ: اگر چھینک آئی اور الحمد للہ کہا، اور الحمد للہ کہنے میں ارادہ چھینک پر تھا، اور ساتھ ہی جانور کو ذبح کر دیا تو جانور حلال نہ ہوگا (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۵۳)

مسئلہ: ذبح کے وقت بسم اللہِ اللہ اکبر کو بغیر واو کے پڑھنا مستحب ہے اگر بسم اللہ واللہ اکبر کہا تو بھی جانور حلال ہوگا، لیکن بعض علما کے نزدیک ایسا پڑھنا مکروہ ہے (احتیاط واو نہ پڑھنے میں ہے)، (درمختار، مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۱۲)

## بسم اللہ کے فوراً بعد ذبح کا مسئلہ

بسم اللہ پڑھنے کے فوراً بعد ذبح کیا جائے، اور ان دونوں کے درمیان طویل فاصلہ نہ ہو اور نہ ہی ذبح کی

جگہ سے مجلس بدلنے پائے، اگر عملِ کثیر ہو جائے یا مجلس بدل جائے تو جانور حلال نہ ہوگا، تھوڑا سا کلام، ذرا سا پانی یعنی ایک گھونٹ، ایک لقمہ کھانا، چھری تیز کرنا، یہ عمل، عملِ قلیل ہیں اور عملِ قلیل سے کوئی حرج نہیں ہوتا، جانور حلال ہوگا۔ (درمختار مع ردمحتار، ج۵، ص۲۱۲)

مسئلہ: ذبح کیلئے جانور لٹایا اور جانور ذبح کرنے ہی لگے کہ جانور اٹھ کر بھاگ جائے پھر اسے پکڑ کر لائیں تو اب نئے سرے سے بسم اللہ پڑھنی پڑے گی، پہلی والی بسم اللہ کافی نہیں، وہ پڑھنی ختم قرار پائے گی۔ (عالمگیریہ، ج۵، ص۲۸۹)

## ذبح کے معاملے میں ایک اہم مسئلہ

بعض لوگ جو قربانی کو ذبح کرنے کا شوق رکھتے ہیں مگر ذبح کا طریقہ معلوم نہ ہونے پر ذبح نہیں کرتے، اور بوقتِ ذبح قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں تو ایسے میں قصاب اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے والے دونوں کو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، اگر دونوں میں سے ایک بسم اللہ نہیں پڑھے گا تو وہ جانور حرام ہو جائے گا، اگر دونوں میں سے کسی نے یہ گمان کیا کہ دونوں میں سے کسی ایک کی پڑھی ہوئی بسم اللہ کافی ہے تو تب بھی جانور حرام ہو جائے گا۔ (ردالمحتار مع درمختار، ج۵، ص۲۳۵)

## ذبح کی اقسام

ذبح کو ذکاۃِ شرعی بھی کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اختیاری:

(۲) اضطراری:

## ذبح اختیاری

اختیاری کی دو قسمیں ہیں، (۱) ذبح، (۲) نحر۔

ذبح کے بارے میں تفصیل سے گزشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے، کہ جانور کو سنت کے مطابق بائیں پہلو پر قبلہ رخ منہ کر کے لٹا کر دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری یا دھاری دار تیز آلہ کے ساتھ

حلقوم کے اوپر کے حصہ سے لے کر نیچے والے حصہ تک کسی بھی جگہ سے ذبح کر کے چار یا کم از کم تین رگوں کو کاٹنا ذبح کہلاتا ہے،

نحر: حلق کے آخری حصہ میں سینہ کے پاس نیزہ یا تیز دھار آلہ گھونپ کر رگیں کاٹ کر خون بہانا نحر کہلاتا ہے،

مسئلہ: اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اگر اس کا خلاف کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے بکری وغیرہ کو نحر، تو ذبیحہ حلال ہوگا لیکن ایسا کرنا سنت کی مخالفت کرنے کی وجہ سے مکروہ ہے (عالمگیریہ، ج۵، ص۲۸۵)

مسئلہ: اونٹ کو نحر کرنے میں سنت یہ ہے کہ اسے کھڑا کرکے دایاں پاؤں باندھ دیں، اگر لٹا کر ذبح کیا تو بھی جائز ہے (عالمگیریہ، ج۵، ص۲۸۵) ۔

## ذبح اضطراری

جانور کے جسم کو کسی جگہ سے بھی تیز دھار آلہ سے زخمی کر کے نیزہ وغیرہ گھونپ کر خون بہانا ذبح اضطراری کہلاتا ہے (درمختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۰۶)

ذبح اضطراری چند صورتوں میں ہوتا ہے، عنوانات کے تحت یہ چند صورتیں درج کی جارہی ہیں،

## جانور بھاگ جائے اور پکڑنے نہ ہو؟

پلا ہوا جانور اگر بھاگ جائے اور پکڑنے نہ ہو تو اس کیلئے ذبح اضطراری کا حکم ہے یعنی تیز دھار آلہ یا نیزہ کو ذبح کی نیت سے بسم اللہ پڑھ کر ماریں، ذبح اضطراری میں گردن میں ذبح ضروری نہیں بلکہ جس جگہ سے بھی زخمی کردیا جائے جانور حلال ہو جائے گا (درمختار مع ردالمحتار، ج۵، ص۲۱۳)

## جانور کنوئیں یا گڑھے میں گر جائے تو؟

مسئلہ: اگر جانور کنوئیں یا گڑھے میں گر جائے اور اس جانور کو وہاں سے نکالنا ممکن نہ ہو، ذبح کرنا بھی ممکن نہ ہو اور نہ ہی نحر کرسکیں تو ذبح کی نیت سے بسم اللہ پڑھ کر نیزہ یا دھاری دار آلہ سے زخمی کر کے

ہلاک کردیں جانور حلال ہوجائے گا۔(عالمگیریہ،ج ۵،ص ۲۵۲)،(درمختار مع ردمختار،ج ۵،ص ۲۱۳)

## جانور آدمی پر حملہ آور ہو تو؟

مسئلہ: اگر جانور آدمی پر حملہ آور ہوجائے (گائے،بیل بھینسا،وغیرہ) تو ان کو بھی بسم اللہ پڑھ کر بدن کے کسی بھی حصہ پر نیزہ،تیز دھار آلہ مار زخمی کر کے ہلاک کردیں جانور حلال ہو گا(درمختار مع ردمختار،ج ۵،ص ۲۱۳)

مسئلہ: لیکن اگر اپنے دفاع میں خود کو بچانے کے لیئے نیزہ وغیرہ مارا اور ذبح کرنے کا ارادہ نہ ہو تو جانور حرام ہوجائے گا(ردمختار مع درمختار،ج ۵،ص ۲۱۳)

## بکری کھلے میدان میں بھاگ جائے تو؟

اگر بکری (بکرا،مینڈھا،بھیڑ،دنبہ) کھلے میدان میں بھاگ جائے تو اس کے لیئے ذبح اضطراری جائز ہے،کیونکہ کھلے میدان میں بکری کو پکڑنا مشکل ہوسکتا ہے،اگر آبادی میں بکری بھاگی تو پھر ذبح اِضطراری جائز نہیں کیونکہ آبادی میں بکری کو پکڑنا ممکن ہے، وہ بھاگنے سے خود کو نہیں بچا سکتی۔(ردالمحتار مع درمختار،ج ۵،ص ۲۱۳)

## گائے،اونٹ آبادی میں بھاگ جائیں تو؟

گائے،اونٹ آبادی میں بھاگیں یا جنگل،میدان میں بھاگ جائیں دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے،یعنی ذبحِ اِضطراری جائز ہے،جانور حلال ہوگا(ردالمحتار مع درمختار،ج ۵،ص ۲۱۳)

## حلال ذبیحہ جانور کے حرام اور مکروہ اجزا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:قل لا اجد فی ما اوحی الی محرماً علیٰ طاعمٍ یطعمه الا ان یکونَ میتةً او دماً مسفوحاً او لحمَ خنزیرٍ فانه رجس او فسقاً اهل لغیر الله به فمن اضطر غیر باغٍ ولا عادٍ فان ربک غفور رحیم.

ترجمہ: آپ فرمادیجیئے کہ میری طرف جو وحی کی گئی ہے،میں اس میں کسی کھانے والے پر ان چیزوں

کے سوا اور کوئی چیز حرام نہیں پاتا، وہ مردار ہو، یا بہا ہوا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ ہو نجس ہے یا بطور نافرمانی کے اس پر (ذبح کے وقت) غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔ سو جو شخص مجبور ہو اور سرکشی کرنے والا نہ ہو اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو، تو بے شک آپ کا رب بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔ (انعام، ۱۴۵)

اس آیتِ مقدسہ میں دمِ مسفوح، فرمایا گیا۔ اس کا معنی ہے، وہ خون جو جانور کو ذبح کرنے کے وقت تیزی کے ساتھ بہہ کر نکلتا ہے، یہ بہنے والا خون اس آیت کی رو سے حرامِ قطعی ہے اور حرام ہونے کی وجہ سے ناپاک بھی ہے، ذبح کے بعد جانور کی ہڈیوں اور گوشت پر جو خون لگا ہوتا ہے وہ ناپاک و حرام نہیں۔

## مکروہ اجزا کا بیان،

حدیثِ پاک ہے، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کان رسول اللہ ﷺ یکرہ من الشاۃ سبعاً المرارۃ و المثانۃ و الحیاء و الذکر و الانثیینِ و الغدۃ و الدمَ و کان احب الشاۃ الیہ مقدمھا،

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حلال ذبح شدہ جانور کے سات اعضاء کو مکروہ فرماتے تھے، (۱) پتہ، (۲) مثانہ، (۳) شرم گاہ، (۴) عضوِ تناسل، (۵) خصیے، (۶) غدود، (۷) ذبح کے وقت بہنے والا خون،، اور آپ ﷺ کو بکری کا اگلا حصہ یعنی دستی اور گردن، پسند تھا، (سنن الکبریٰ بیہقی، ۱۹۷۰۲، رقم الحدیث)

ذبح کے وقت بہنے والے خون کے متعلق اوپر درج کر دیا گیا ہے،، شرم گاہ، سے مراد نر اور مادہ کی دونوں شرم گاہیں ہیں، خصیے یعنی کپورے،، مثانہ، اور غدود سے مراد حلال جانور کی جلد اور گوشت کے درمیان ابھرا ہوا سخت گوشت جو کسی بیماری کے سبب گلٹی کی شکل اختیار کر لیتا ہے،،

ردالمحتار میں ہے، ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان الماکولِ سبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ.

ترجمہ: کھائے جانے والے حلال جانوروں کے حرام اجزاء سات ہیں،، بہنے والا خون، عضوِ

تناسل، کپورے، دبر (شرم گاہ)، غدہ، مثانہ، پتہ، (ردالمحتار مع درمختار، ج ۵، ص ۲۱۹) ردالمحتار کی عبارت میں حرام سے مراد مکروہ تحریمی ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی نے حرام مغز کو بھی مکروہ (تحریمی) لکھا ہے، (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۰، ص ۲۴۱)

## اوجھڑی اور آنتوں کا حکم

فقیہِ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد الامجدی سے ایک سوال ہوا؛

سوال: اوجھڑی اور آنتیں کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اوجھڑی اور آنتیں کھانا درست نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، **ویحرم علیھم الخبائث**، نبی کریم ﷺ گندی خبائث چیزیں حرام فرمائیں گے اور خبائث سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم الطبع لوگ گھن کریں اور انہیں گندی جانیں،

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،، **ام الدم فحرام بالنصِ واکرہ الباقیۃ لانھا مما تستخبثھا الانفس قال تعالیٰ و یحرم علیھم الخبائث**،،

اس سے معلوم ہوا کہ حیوان ماکول اللحم کے بدن میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کا مدار خبث ہے اور حدیث میں مثانہ کی کراہت منصوص ہے اور بے شک اوجھڑی اور آنتیں مثانہ سے خباثت میں زیادہ نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں، مثانہ اگر معدنِ بول ہے تو آنتیں اور اوجھڑی مخزنِ فرث ہیں، لہذا دلالت النص سمجھا جائے یا اجرائے علتِ منصوصہ، بہرحال اوجھڑی اور آنتیں کھانا جائز نہیں۔

**ھکذا قال الامام احمد رضا رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا وللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ و صلی المولیٰ علیہ السلام**. (فتاوٰی فیض الرسول، ج ۳، ص ۲۲۷)

## کپوروں کے ناجائز ہونے کے متعلق فتویٰ

علامہ مفتی جلال الدین امجدی سے سوال ہوا،

سوال: حلال جانوروں کا کپورہ کھانا کیسا ہے؟

جواب: ذبحِ شرعی کے باوجود حلال جانوروں کا کپورہ کھانا حرام ہے، فتاویٰ عالم گیریہ ،ج ۵،ص ۲۵۶) میں ہے: حلال جانوروں میں سات چیزیں حرام ہیں، بہتا ہوا خون، آلہ تناسل، دونوں کپورے، شرم گاہ، غدود، مثانہ، پتہ، (فتاوی فیض الرسول، ج ۳، ص ۲۲۶)

## قربانی کے جانور میں شرکت کے مسائل

مسئلہ: مالکِ نصاب نے قربانی کے لیئے گائے یا (اونٹ) خریدا، پھر اس میں چھ افراد کو شریک کر لیا تو سب کی طرف سے قربانیاں ہو جائیں گی، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، (عالم گیریہ، ج ۵ ص ۳۸۶)

مسئلہ: اگر قربانی کے لیئے گائے خریدتے وقت دوسروں کو بھی شریک کرنے کا ارادہ ہو تو مکروہ نہیں (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۸۶)

مسئلہ: اگر خریدنے سے پہلے ہی شرکت کر لی جائے تو بہتر و مستحسن ہے (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۸۶)

مسئلہ: اگر غیرِ مالکِ نصاب نے قربانی کے لیئے گائے خریدی تو خریدنے سے ہی اس پر اس گائے کی قربانی واجب ہو جائے گی، کسی دوسرے کو شریک نہیں کیا جا سکتا، (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۸۶)

مسئلہ: سات افراد نے قربانی کے لیئے گائے (اونٹ) خریدا ان میں سے ایک شریک کا انتقال ہو گیا اب اگر اس کے وارثوں نے دوسرے شرکاء سے کہہ دیا کہ تم اپنی طرف سے اور اس کی طرف سے اس گائے کی قربانی کر دو تو سب کی قربانیاں ہو جائیں گی، اگر وارثین کی اجازت کے بغیر قربانی کے جانور کو ذبح کر دیا تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی، (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۹)

مسئلہ: قربانی میں شریک افراد کی نیت تقرب، ہونی چاہیئے، یعنی سب افراد قربانی کرنا چاہتے ہوں صرف گوشت حاصل کرنے کا ارادہ نہ ہو، اور اگر تقرب مختلف قسم کے ہوں، مثلاً دَمِ اِحصار، حالتِ احرام میں شکار کرنے کی جزا، سر منڈانے کی وجہ سے دم واجب ہونا، حج تمتع اور قران کا دم، ان سب کے ساتھ قربانی میں شریک ہوا جا سکتا ہے، اور اسی طرح قربانی کے جانور میں عقیقہ اور ولیمہ کرنے والے بھی شرکت کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ بھی تقرب کا ذریعہ ہیں، (ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۹)

دمِ احصار، احرام میں شکار کی جنایات، حج تمتع، حج قران کا دم، کی تفصیلی معلومات کے لیئے بہارِ شریعت کا مطالعہ فرمائیں

تقرب کا معنی ہے عبادت کے ذریعہ سے اللہ کا قرب حاصل کرنا اللہ کا حق ادا کرنا۔

مسئلہ: قربانی میں شریک افراد میں سے ایک شخص کی نیت اِس موجودہ سال کی قربانی کی ہے اور باقی شرکاء کی نیت گزشتہ سال کی ہے تو جس کی نیت موجودہ سال کی قربانی کی ہے اس کی قربانی صحیح ہوگی اور باقی شرکاء کی نہیں کیونکہ ان کی نیت باطل ہے، گزشتہ سال کی قربانی اس موجودہ سال نہیں ہوسکتی، ان لوگوں کی وہ قربانی نفل شمار ہوگی اور ان پر لازم ہے کہ گوشت کو صدقہ کردیں، اور اس سال کی قربانی کرنے والے شخص کو بھی چاہیئے کہ اپنے حصہ کا گوشت صدقہ کر دے۔(فتاوی قاضی خان، ج۳، ص۲۳۵)

## دوافراد میں مشترک بکری کی قربانی کا حکم

دو شخص ایک بکری یا بکرا، ایک دنبہ یا ایک بھیڑ کے مالک ہوں تو اس جانور کی قربانی نہیں ہوسکتی۔

اگر دو جانوروں میں دو شخص برابر کے شریک ہوں اور ہر ایک ان میں سے ایک ایک جانور کی قربانی کر دے تو دونوں کی قربانیاں ہو جائیں گی؛(ردالمحتار مع ردمختار، ج۹، ص۵۴۸، عالم گیریہ، ج۵، ص۳۷۸)

## دوافراد میں ایک مشترک گائے یا اونٹ کی قربانی کا حکم

ایک گائے یا اونٹ کے دو شخص مالک ہوں یا دونوں نے مل کر حصہ ڈالا ہو تو اس جانور کی قربانی جائز ہے۔(عالم گیریہ، ج۵، ص۳۷۷)

## قربانی کے شرکاء گوشت وزن کر کے تقسیم کریں گے

قربانی میں شریک افراد میں گوشت کی تقسیم وزن کر کے ہوگی، اندازاً تقسیم نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اندازاً تقسیم کرنے سے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ ملے جائے گا اور ایسا کرنا ناجائز ہے، اور شرکاء ایک دوسرے کو

زائد گوشت جائز کردیں یا معاف کردیں ایسا کرنا بھی جائز نہیں،(درمختار، مع ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۲۳)

## اپنے اور تمام گھر کے افراد کیلیئے جانور لائے مگر معین نہ کیئے تو؟

ایک شخص کے نو اہل وعیال ہیں اور دسواں وہ خود ہے اس نے دس جانوروں کی قربانی کی اور یہ نیت نہ کی کہ کس کی طرف سے کونسا جانور قربان کیا جارہا ہے لیکن یہ نیت ہے کہ ان جانوروں کی قربانی ہم دسوں کی طرف سے ہے تو یہ قربانیاں ان دسوں کی طرف سے جائز ہوں گی۔(عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۷۱)

## بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کا مسئلہ

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی اگر ان کی اجازت سے کی تو قربانی جائز ہے،(عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۷۲)

اگر بالغ اولاد کی اجازت کے بغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہیں ہو گا(عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۷۲)

مسئلہ: اگر کچھ بچوں نے قربانی کرنے کی اجازت دی اور کچھ نے نہیں دی تو کسی ایک کی بھی قربانی نہیں ہوگی،(جانور حلال ہوگا)(عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۷۲)

مسئلہ: اگر اولاد کماتی ہے اور لا کر والد کو دیتی ہے کہ والد گھر کا سربراہ ہے، تو اس صورت میں والد اگر مالکِ نصاب بن جائے تو اس پر صرف اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہوگی،

## نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کا مسئلہ

مسئلہ: اگر اپنی اور اپنی نا بالغ اولاد کی طرف سے گائے کی قربانی کی تو سب کی قربانیاں جائز ہیں،(عالمگیریہ، ج ۵، ص ۳۷۲)

مسئلہ: نابالغ پر قربانی واجب نہیں اور نہ ہی اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے باپ پر لازم ہے، اگر نابالغ اولاد صاحبِ نصاب ہو تو کیا اس کے مال سے قربانی کی جائے گی؟ مفتیٰ بہ قول کے مطابق اس کے مال سے بھی قربانی کرنا واجب نہیں (درمختار مع ردالمحتار، ج ۵ ص ۲۲۳،۲۲۲)

## بیوی کی طرف سے قربانی کا مسئلہ

اگر بیوی کی طرف سے قربانی اس کی اجازت سے کی تو ہو جائے گی، بغیر اجازت کے کردی تو بیوی کی طرف سے نہ ہوئی (عالم گیریہ، ج۵، ص۳۷۳)

## کسی نے قربانی کی وصیت کی لیکن جانور معین نہ کیا تو؟

کوئی شخص قربانی کرنے کی وصیت کرے، کہ اس کی طرف سے قربانی کی جائے، اور وہ یہ نہ بتائے کہ بکری، گائے، یا کونسا جانور قربان کیا جائے اور نہ ہی یہ بتایا کہ کتنی قیمت کا جانور ہو، تو اس شخص کی یہ وصیت جائز ہے اور قربانی میں بکری ذبح کرنے سے وصیت پوری ہو جائے گی، (عالم گیریہ۔ ج۵، ص۳۶۷)

## قربانی کا جانور خریدا اور بغیر قربانی کیئے مر گیا تو؟

کسی شخص نے قربانی کا جانور خریدا پھر مر گیا، اگر تو اس نے اپنی زبان سے قربانی کو خود پر واجب کیا تھا تو وارثوں پر لازم ہے کہ اس میت کی طرف سے اس جانور کی قربانی کریں، اور اگر خود پر لازم نہیں کی تھی تو وارثوں پر اس کی طرف سے اس جانور کی قربانی کرنا لازم نہیں (فتاوٰی قاضی خان، ج۳، ص۲۳۹)

## کسی کو اپنی طرف سے قربانی کا وکیل بنایا تو؟

اگر کسی کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کا وکیل بنایا اور کہا کہ تم میری طرف سے قربانی کردو، لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ بکری، گائے یا کونسے جانور کی قربانی کی جائے اور کتنی قیمت تک کا جانور ہو، تو یہ توکیل جائز نہیں، اور قربانی کی تو قربانی نہ ہوئی، (عالم گیریہ، ج۵، ص۳۶۷)

## قربانی کی نذر مانی مگر جانور معین نہ کیا تو؟

قربانی کی منّت مانی لیکن جانور معین نہیں کیا کہ بکری، گائے یا کونسے جانور کی قربانی کرے گا، ایسی منت درست ہے، بکری کی قربانی کرنے سے منّت پوری ہو جائے گی،، اور اگر بکری کی قربانی کی منت مانی اور بکری کی جگہ اونٹ یا گائے کی قربانی کردی تو بھی منت پوری ہو جائے گی، اور اس قربانی کے گوشت

میں سے کوئی چیز نہ کھائی جائے، تمام گوشت صدقہ کر دیا جائے، اگر کچھ کھالیا تو اتنی قیمت صدقہ کی جائے (عالم گیریہ، ج ۵، ص ۳۶۴)

## قربانی کرنے والے کیلیئے ناخن، بال نہ کٹوانے کا حکم

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ جس نے ذوالحج کا چاند دیکھا اور اس نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخن نہ کٹائے۔ (مستدرک امام حاکم، ج ۴، رقم الحدیث ۷۵۱۸)

مسئلہ: اس حدیثِ مبارکہ میں ناخن اور بال نہ کٹوانے کا حکم وجوب کے لیئے نہیں بلکہ یہ مستحب ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، ج ۱، ص ۶۲۰)

اس مسئلہ میں تھوڑی وضاحت ضروری ہے: حدیثِ پاک میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن کٹوانے ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرِ ناف مونڈنے میں ہمارے لیئے وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم)

حضور صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی لکھتے ہیں: ہر جمعہ کو اگر ناخن نہ ترشوائے تو پندرھویں دن ترشوائے اور اس کی انتہائی مدت چالیس دن ہے اس کے بعد نہ ترشوانا ممنوع ہے، یہی حکم مونچھیں ترشوانے اور موئے زیرِ ناف دور کرنے اور بغل کے بال صاف کرنے کا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ہونا منع ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۵۸۴)

سو اگر کسی قربانی کرنے والے شخص کو بال کٹوائے ہوئے چالیس دن ہو جائیں اور چالیسواں دن اگر ذوالحج کے پہلے دس دنوں میں آرہا ہو تو اس شخص کے لیئے ضروری ہے کہ وہ ناخن، بال کٹوائے۔

## قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والے کو قربانی کا ثواب

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے یوم الاضحیٰ کا حکم دیا گیا، اس دن کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیئے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ

ارشاد فرمایئے اگر میرے پاس منیحہ کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے بال، ناخن اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیرِ ناف کو مونڈ ڈالو، اسی میں تمھاری قربانی اللہ کے نزدیک پوری ہو جائے گی۔ (سنن ابوداود، ج ۳، رقم الحدیث ۲۷۸۹)

جو شخص قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے وہ فرمانِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے مطابق ان کاموں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں،

## امت کا بارگاہِ رسالت میں نذرانۂ عقیدت

امام ابوداود حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ذبح کے دن دو سینگ والے چت کبرے خصی مینڈھوں کی قربانی کی (الخ) ذبح کر کے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔ (سنن ابوداود، ۲۸۱۰)

رسول اللہ ﷺ کی کرم نوازی، امت پر عنایات، بے شمار ہیں امت کو قربانی کے موقع پر بھی یاد فرمایا، یہ آقا کی شانِ کریمی ہے، یہ آقا کا حریص علیکم بالمومنین روف رحیم ہونا ہے، کہ جو لوگ قربانی نہیں کر سکے یا نہیں کر سکیں گے، آپ ﷺ نے ان کی طرف سے قربانی فرما دی، تا کہ کوئی امتی ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

اب امت کے وہ لوگ جو صاحبِ مال ہیں نبی پاک کے صدقے میں جن کے پاس آج دولت ہے ان کو چاہیئے کہ اپنی قربانی کے ساتھ ایک جانور کی قربانی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت کے لیئے بھی کیا کریں،

## فوت شدہ کے ایصالِ ثواب کیلئے قربانی

امام ترمذی حضرت حنش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھیوں کی قربانی کرتے دیکھا تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں، اسی لیئے میں رسول اللہ ﷺ کی

طرف سے قربانی کیا کرتا ہوں (سنن جامع ترمذی، رقم الحدیث ۱۵۰۰)

اس حدیث پاک میں دلالت ہے اس بات پر کہ اپنے فوت شدہ اعزہ اقارب کی طرف سے قربانی کر کے اس کا ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے، بلکہ حسبِ استطاعت کرنا بھی چاہیئے۔

## رسول اللہ ﷺ کا تشریعی اختیار، اور خصوصیت

حضرت برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی، اور پھر عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ دن ہے جس دن گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے (یعنی قربانی کے علاوہ گوشت کی خواہش) اور میں نے اپنے بچوں، ہمسایوں اور گھر والوں کو کھلانے کے لیئے قربانی کو جلدی ذبح کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنی قربانی دوبارہ کرو، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک دودھ پیتی کم عمر بکری ہے، جس میں دو بکریوں سے زیادہ گوشت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تمھاری دونوں قربانیوں میں سے بہتر ہے اور تمھارے بعد کسی اور کے لیئے ایک سال سے کم عمر بکری کی قربانی کرنا کافی نہیں ہوگا، (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۴۹۵۵)

اس حدیثِ مبارکہ سے رسول اللہ ﷺ کا تشریعی امور میں اختیار ثابت ہوا، کہ بکری کا بچہ جو ایک سال سے کم عمر کا ہو اس کی قربانی جائز نہیں، مگر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بردہ بن نیار کے لیئے اس کی قربانی جائز فرمادی، حضرت ابو بردہ بن نیار نے نمازِ عید سے پہلے ذبح کرنے کا عذر اپنے پڑوسیوں، اہل وعیال کو ان کے فقر و فاقہ کی وجہ سے کھلانا، ظاہر کیا جیسا کہ صحیح مسلم کی اس حدیث کے بعد حدیث نمبر ۴۹۶۴ سے ظاہر ہے، سو اس حدیث مبارکہ میں پڑوسیوں سے حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آنے کی نصیحت اور تلقین کا درس ہے،

## قربانی میں ریاکاری اور اظہارِ فخر

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں صرف ایک بکری ذبح کیا کرتے

تھے،ایک آدمی اپنی اوراپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری ذبح کرتا تھا، پھراس کے بعد لوگوں نے اس پر فخر کرنا شروع کر دیا اور قربانی فخر اور امارت کے اظہار کا ذریعہ بن گئی۔(سنن ترمذی،رقم الحدیث ۱۵۰۵)

ایک بکری کی قربانی صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ہوسکتی ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے قارئین کرام حدیثِ پاک کے دوسرے جزو پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں: فرمایا کہ لوگ قربانی کو فخر کا ذریعہ بنالیں گے، جیسا کہ بارہا عیدالاضحیٰ کے موقع پر دیکھنے میں آتا ہے، کہ فلاں جگہ بکرا پچاس ہزار کا خریدا گیا، گائے اڑھائی تین لاکھ میں فروخت ہوئی، اوراتنے مہنگے جانور خریدنے والے ان جانوروں کوخرید کرلاتے ہیں تو پوراپورا نمود ونمائش کا اہتمام کرتے ہیں لوگوں کو بلاتے ہیں جانوروں کو قالینوں پر بیٹھاتے ہیں ویڈیو بنواتے اور تصویریں کھینچواتے ہیں، کئی مرتبہ راقم نے ٹی وی چینلو پر خبروں میں ایسے ریا کاری کے ماحول کی کوریج کو دیکھا، اور مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ ہمارے موٹے تازے لمبے چوڑے بھاری بھرکم جانور کو دیکھ کر ہماری ٹاٹھ باٹھ آن بان کا اظہار ہو۔

امیر لوگوں کا یہ انداز تکبرانہ ہے اوراس میں اپنے سے نچلے طبقے کے لوگوں کے لیئے حقارت کا پہلو موجود ہے، جبکہ تکبر اور حقارت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں کیونکہ یہ چیزیں اسلام کے اجتماعیت کے اصولوں کے خلاف ہیں، انتشار، افتراق منافرت کا سبب ہیں، اور یہ کہ ان امیر لوگوں کی قربانی کی یہ عبادت ایسے میں اطاعتِ الٰہی کے جذبہ سے خالی ہوتی ہے، کیونکہ یہ لوگ زکوٰۃ ادانہیں کرتے کہ جس کی وجہ سے روپے پیسے کی گردش غریب مستحق عوام میں رک جاتی ہے اور غربت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اور جب یہی لوگ صدقہ فطرادا کرتے ہیں تو دوکلو گندم کے حساب سے کہ جس کی قیمت ۱۰۰ روپیہ بنتی ہے کبھی چارکلو کھجور یا کشمش کے حساب سے نہیں دیتے کیونکہ ان میں پیسہ ذرازیادہ دینا پڑتا ہے، اگر قربانی میں اطاعتِ الٰہی کا جذبہ کارفرما ہوتا تو زکوٰۃ بھی دیتے اور صدقہ فطر بھی دل کھول کر دیتے ،مگر ایک عبادت میں دل کھول کر روپیہ خرچ کرنا اور دوسری میں بخل سے کام لینا، صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ قربانی ان کی صرف دیکھاوا ریا کاری پر مبنی ہے، اور صدقہ دینے میں ان کے ٹاٹھ باٹھ شان وشوکت کا

اظہار نہیں ہوتا اس لیئے چند روپے غریب کے ہاتھ پر رکھ دیتے ہیں اللہ انہیں ہدایت فرمائے، آمین

## قربانی کی حکمتیں

(۱) جس طرح نماز، حج سے ملی وحدت کا اظہار ہوتا ہے کہ تمام مسلمان ایک عمل میں متحد اور ایک لباس پہنے اور ایک زبان بولنے میں متحد نظر آتے ہیں ویسے ہی قربانی میں ایک عمل میں اور ایک کھانا کھانے میں متحد ہوتے ہیں۔

(۲) بدن اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا اظہارِ تشکر نماز ہے، مال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا اظہارِ تشکر زکوٰۃ ہے قربانی کے جانور اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں ان کا اظہارِ تشکر قربانی ہے۔

(۳) قربانی کے گوشت سے رشتہ داروں کی ضیافت کرنا صلہِ رحمی اور ان سے مظبوط تعلقات کا سبب ہے۔ (۴) قربانی کا گوشت فقرا مسکین کو دینے سے امرا اور غربا میں دوریاں ختم اور قربتوں میں اضافہ ہوتا ہے امرا کا غریبوں سے حقارت آمیز سلوک اور تکبرانہ انداز دور ہو جاتا ہے۔

(۵) قربانی اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرنے سے کفار کے عقیدہ پر کاری ضرب لگتی ہے کیونکہ ہندو گائے کی قربانی کے مخالف ہیں اور اس کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ کہ مشرکین بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ (٦) اسلامی تقویم (کیلنڈر) میں نئے سال کا آغاز محرم الحرام اور اختتام ذوالحج پر ہوتا ہے محرم میں سید الشہداء کربلا امام عالی مقام حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان قربانی کا واقعہ پیش آیا۔ اور دس ذوالحج کو حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ پیش آیا، گویا کہ اسلام کی ابتدا اور انتہا قربانیوں پر ہے اور مسلمان ایک مجاہدِ اسلام ہے کہ اس کی ساری زندگی بھی دینِ اسلام کی سر بلندی اور اعلائے کلمۃ اللہ اور تحفظِ ناموسِ رسالت کے لیئے ابتدا تا انتہا قربانیوں کا نام ہے؛

## تکبیرِ تشریق کا وقت اور حکم

مسئلہ: ایامِ تشریق میں یعنی نویں ذوالحج کی فجر سے لے کر تیرھویں ذوالحج کی عصر تک ہر فرض نماز کہ جو باجماعت ادا کی گئی ہو اس کے بعد ایک بار بلند آواز کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور تین بار کہنا افضل

ہے،تکبیرِ تشریق یہ ہے۔الله اکبر الله اکبر لا اله الاالله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد،(تنویرالابصار،ردالمحتار،ج۳،ص۶۱،۶۴)

## پانچ وقتہ فرائض کے علاوہ نمازوں میں تکبیر کا حکم

نفل،سنت،وتر،اور نمازِ جنازہ کی نماز کے بعد تکبیر نہیں کہی جائے گی،جمعۃ المبارک کی نماز اور نمازِ عید کے بعد کہی جائے گی،(ردالمحتار مع درمختار،ج۳،ص۶۳)

## تکبیرِ تشریق کس پر واجب ہے؟

ہر مقیم شخص پر یہ تکبیر کہنا واجب ہے،مسافر پر واجب نہیں،لیکن اگر مسافر نے مقیم امام کی اقتدا کی تو اس پر بھی یہ تکبیر کہنا واجب ہوگی،(ردالمحتار،ج۳،ص۶۴)

مسئلہ: عورت پر تکبیر کہنا واجب نہیں لیکن امام کے پیچھے عورت نماز پڑھے اور امام نے عورتوں کی امامت کی نیت بھی کی ہو تو ان عورتوں پر بھی تکبیر کہنا واجب ہے،لیکن آہستہ آواز میں کہیں گی،کیونکہ عورت کی اواز بھی چھپانے کی چیز ہے(ردالمحتار،۳،ص۶۴)

مسئلہ: فرض نماز کی امامت کرانے والے کے پیچھے اگر نفل والے نے پیروی کی تو امام کی اقتدا کی وجہ سے اس نفل پڑھنے والے پر تکبیر کہنا واجب ہوگی(ردالمحتار،مع درمختار،ج۳،ص۶۴)

مسئلہ: اگر مقیم شخص نے مسافر امام کی پیروی کی تو مقیم پر تکبیر کہنا واجب ہے(درمختار،مع ردالمحتار،ج۳،ص۶۴)

مسئلہ: ایامِ تشریق کے سوا دنوں میں ادا نہ کی جانے والی نمازوں کی قضا اگر ایامِ تشریق میں پڑھی تو تکبیر کہنا واجب نہیں،اور ایامِ تشریق میں ادا نہ کی جانے والی نمازوں کی قضا اور دنوں میں پڑھی تو تکبیر کہنا تب بھی واجب نہیں،(عالم گیریہ،ج۱،ص۱۶۸)

مسئلہ: اگر امام نے تکبیر نہ کہی تو مقتدی پر تکبیر کہنا پھر بھی واجب ہی ہے،امام کے نہ پڑھنے سے مقتدی سے تکبیر کا ساقط ہونا لازم نہیں آتا،اگرچہ مقتدی مسافر ہو یا عورت،(ردالمحتار،مع درمختار،ج۳،ص۶۵)

مسئلہ: مسبوق یعنی وہ شخص جو جماعت میں ایک دو رکعت کے بعد شامل ہوا، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس شخص پر بقایا رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا واجب ہے، (عالم گیریہ ج۱، ص۱۶۸)

## تکبیر سلام پھیرنے کے فوراً بعد پڑھی جائے

تکبیر سلام پھیرنے کے فوراً بعد کہی جائے گی، سلام اور نماز کے بیچ بغیر فصل کیئے، یعنی ایسا کوئی کام نہ کیا ہو کہ جس پر نماز کی بنا نہ ہو سکے، اگر مسجد سے باہر چلا گیا، یا جان بوجھ کر وضو توڑ دیا یا کلام کیا بھول کر کیا یا جان بوجھ کر دونوں صورتوں میں تکبیر کہنا ساقط ہو جائے گی، اور اگر وضو بغیر اپنے ارادے کے ٹوٹ گیا تو تکبیر ساقط نہیں ہوگی، کہی جائے گی (ردالمحتار، مع درمختار، ج۳، ص۶۳)

## عقیقہ کے متعلق احادیث

امام ترمذی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے (جامع ترمذی، رقم الحدیث، ۱۵۲۷،)

امام ترمذی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا،، اے فاطمہ: اس کا سر مونڈ دو اور اس کے وزن کی چاندی صدقہ کر دو،، ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے (جامع ترمذی، رقم الحدیث، ۱۵۲۴)

امام ابوداود حضرت امِ کرز سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک ذبح کی جائے، اس میں حرج نہیں کہ وہ بکریاں نر ہو یا مادہ (سنن ابوداود، رقم الحدیث، ۲۸۳۵)

امام ابوداود حضرت ابورافع سے روایت کرتے ہیں، جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز میں کہی جاتی ہے، (سنن ابو داود، رقم الحدیث، ۵۱۰۵)

امام ابوداود حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کر کے اس کا خون اس بچہ کے سر پر لگا دیتے، لیکن جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے ہیں اور بچے کا سر مونڈاتے اور اس پر زعفران لگا دیتے ہیں (سنن ابوداود، رقم الحدیث ۲۸۴۳)

امام مسلم حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو رسول اللہ ﷺ ان کے لیئے دعائے برکت فرماتے، اور تحنیک کرتے، یعنی کوئی چیز مثلاً کھجور چبا کر اس بچے کے تالو کے ساتھ لگا دیتے کہ سب سے پہلے اس کے پیٹ میں رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن مبارک جائے (رقم الحدیث ۱۰۱)

## عقیقہ کی تعریف

مسلمانوں کے گھر بچہ یا بچی پیدا ہونے پر بارگاہِ خداوندی میں اظہارِ تشکر کے لیئے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں،

## عقیقہ کے احکام

احناف کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے، (بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۳۵۵)

بچہ پیدا ہو تو اس کے داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں کان میں تین بار اقامت کہی جائے، بچی پیدا ہو تب بھی اسی طرح آذان، اقامت کہی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ بلائیں دور ہوں گی، (بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۳۵۵)

مسئلہ: ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے، سر مونڈا جائے، اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے، اور بالوں کے وزن برابر چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے، (ردالمحتار، مع درمختار، ج ۵، ص ۲۳۶)

مسئلہ: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے، اگر ایک بکری ذبح کی تو بھی عقیقہ ہو جائے گا، کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ امام حسن، امام حسین کی طرف سے رسول

اللہ ﷺ نے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا،

مسئلہ: گائے یا اونٹ کی قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے،لڑکی کے لیئے ایک اور لڑکے کیے لیئے دو حصے ہونگے، اگر لڑکا لڑکی دونوں کی طرف سے ایک ایک حصہ ڈالا تب بھی حرج نہیں

مسئلہ: بچہ، بچی کا سر مونڈ کر سر پر زعفران مل دینا چاہیئے،

مسئلہ: کھجور چبا کر نرم کر کے بچہ، بچی کے تالو میں لگانی چاہیئے، ہمارے ہاں گھٹی کے طور پر شہد دیا جاتا ہے اس سے بھی سنت کی ادائیگی ہو جاتی ہے کیونکہ کھجور اور شہد دونوں میں حلاوت ہے،

مسئلہ: بچے کو بزرگانِ دین کے پاس لے جا کر دعائے برکت کرانی چاہیئے

## عقیقہ کے جانور کی شرائط

عقیقہ کے جانور کی شرائط وہی ہیں جو قربانی کے جانور کی شرائط ہیں (ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۳۶)

## عقیقہ کا گوشت

عقیقے کے جانور کا گوشت احباب، اقارب، فقراء، مساکین کو کچا دے دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اس گوشت سے ان کی مہمان نوازی کی جائے ہر طرح سے جائز ہے (ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۳۶)

## عقیقہ کے گوشت، ہڈیوں میں نیک فال

بہتر ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ اس کی ہڈیوں پر سے گوشت اتار لینا چاہیئے کہ یہ بچے کی سلامتی کے لیئے نیک فال ہے اور اگر گوشت کی طرح ہڈیوں کے بھی ٹکڑے کر دیئے گئے تو کوئی حرج نہیں، اگر گوشت کو میٹھا پکایا جائے تو بچے کے اچھے اخلاق ہونے کی نیک فال ہے (بہارِ شریعت۔ ج ۳، ص ۳۵۶)

## عقیقہ کی کھال کا حکم

اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا حکم ہے جیسا کہ تفصیل سے قربانی کی کھال کے احکام میں

گزرا، اپنے کام میں لاسکتے ہیں، یا مساکین، فقراء، مدرسہ، مسجد کو دے سکتے ہیں

## عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا

اگر عقیقہ اپنے بیٹے کا ہو تو یہ دعا پڑھنی ہے۔ اللھم ھذہ عقیقۃ ابنی فلاں،،

فلاں کی جگہ اپنے بیٹے کا نام لیں گے،

اگر عقیقہ کسی دوسرے کے لڑکے کا ہے تو یوں دعا پڑھیں گے، اللھم ھذہ عقیقۃ فلاں ابن فلاں دمھا بدمہ و لحمھا بلحمہ و عظمھا بعظمہ و جلدھا بجلدہ و شعرھا بشعرہ اللھم اجعلھا فِداً لفلان بن فلانٍ من النارِ بسم اللہ اللہ اکبر

فلان بن فلان کی جگہ باپ اور بیٹے کا نام لیں گے

اگر عقیقہ لڑکی کا ہے تو یہی دعا اس طرح پڑھیں گے، اللھم ھذہ عقیقۃ فلانۃ بنتِ فلاں دمھا بدمھا و لحمھا بلحمھا و عظمھا بعظمھا و جلدھا بجلدھا و شعرھا بشعرھا اللھم اجعلھا فِداً لفلانۃ بن فلاں من النار بسم اللہ اللہ اکبر

فلانۃ بن فلان کی جگہ بیٹی اور اس کے باپ کا نام لیں گے:۔

مصنف کی جلد منظرِ عام پر آنے والی دیگر کتب

رسول اللہ ﷺ کی تاریخِ ولادت ووصال

میت کے احکام قدیم وجدید مسائل

کتاب الدعا

سلام ومصافحہ ومعانقہ (قدیم وجدید مسائل)

احکامِ مساجد قدیم وجدید مسائل

ایصالِ ثواب اور معمولاتِ اہلسنت کا جواز